عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

امیر المؤمنین
سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

جلد: ۴۱ | ۸ تا ۲۲ ذوالحجہ ۱۴۴۳ھ مطابق ۸ تا ۲۲ جولائی ۲۰۲۲ء | شمارہ: ۲۶، ۲۷

بھارت میں توہینِ رسالت

عالمِ اسلام کے قلوب مضطرب

عیدِ قرباں اور اُس کا پیغام

عید الاضحیٰ کی جلوہ سامانیاں

ایک روز میں متعدد عمرے کرنا

س:...... مسجد عائشہ تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ ادا کرتے ہیں، کیا دن میں ایک ہی عمرہ کرنا جائز ہے یا ایک سے زائد عمرے کرنا بھی جائز ہے؟ یعنی ایک عمرہ تنعیم سے احرام باندھ کرادا کیا اور اس سے فارغ ہوکر دوبارہ تنعیم جاکر احرام باندھ کر عمرہ کے لئے جائے، اس طرح کرنا صحیح ہوگا؟

ج:...... ایک شخص دن یا رات میں جتنے چاہے عمرے ادا کرسکتا ہے۔ شریعت میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں، بس اپنی ہمت اور شوق کی بات ہے۔

شوہر کا اپنی بیوی کے کُل ترکہ کا مطالبہ کرنا

س:...... میرے دادا اور دادی کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔ دادا جان اور دادی کا انتقال ہوچکا ہے۔ میرے والد صاحب الحمدللہ! حیات ہیں۔ ہم دو بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ ہمارے چچا کا بھی انتقال ہوگیا ہے، ان کی کوئی اولاد نہیں ہے، صرف ان کی اہلیہ حیات ہے۔ ہماری ایک پھوپھی اور پھوپھا کا بھی انتقال ہوگیا ہے، ان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ اب ہماری چھوٹی پھوپھی کا بھی انتقال ہوگیا ہے، ان کی بھی اولاد نہیں، مگر ان کے شوہر یعنی میرے چھوٹے پھوپھا حیات ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ میرے پھوپھا مطالبہ کر رہے ہیں کہ میری بیوی کا جائیداد میں سے پورا حصہ مجھے دیا جائے لہٰذا قرآن اور سنت کی روشنی میں بتائیں کہ ان کا حصہ کتنا بنے گا اور ساتھ میری چچی کا بھی کتنا حصہ بنے گا وہ بھی بتادیں تاکہ شرعی طور پر ان کے حصے نہیں دیئے جاسکیں۔

ج:...... صورت مسؤلہ میں آپ کے دادا مرحوم کی کُل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کو شرعاً بارہ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے ایک حصہ آپ کے چچا مرحوم کی بیوہ کو ملے گا اور ایک حصہ آپ کے پھوپھا صاحب کو ملے گا۔ بقیہ دس حصے آپ کے والد کو ملیں گے۔ آپ اور آپ کے بہن بھائیوں کو دادا کے ورثہ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا۔

واضح رہے شوہر کا اگر انتقال ہوجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو بیوہ کو اس کے کُل ترکہ کا ربع یعنی چوتھا حصہ ملتا ہے۔ اس لئے آپ کی چچی کو ان کے مرحوم شوہر کے ترکہ میں سے ربع حصہ دیا گیا ہے۔ اگر بیوی کا انتقال ہوجائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کو بیوی کے کُل ترکہ میں سے نصف ملتا ہے، اس لئے آپ کے پھوپھا کو ان کی بیوی کے ترکہ میں سے نصف دیا گیا ہے۔ لہٰذا ان کا کُل ترکہ لینے کا مطالبہ کرنا شرعاً درست نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۴۱ ۸تا۲۲/ذوالحجہ۱۴۴۳ھ مطابق ۸تا۲۲/جولائی۲۰۲۲ء شمارہ:۲۶-۲۷

سرپرست

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

بھارت میں توہین رسالت...عالم اسلام کے قلوب مضطرب	۴	محمد اعجاز مصطفیٰ
عید قرباں اور اس کا پیغام	۸	مولانا شمس الحق ندوی
عید الاضحیٰ کی جلوہ سامانیاں	۱۰	مولانا محمد خالد غازی پوری
امیر المومنین سیّدنا عثمان غنیؓ... فضائل ومناقب	۱۴	مولانا ندیم احمد انصاری
ہندوانہ تعصب اور تنگ نظری	۱۶	خالد محمود، سابق یوئیل کندن
قادیانیت پر غور کرنے کا سیدھا راستہ (۵)	۱۷	حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ
ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس، میٹروول	۲۰	ادارہ
تبلیغی ودعوتی اسفار	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

ضروری اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شمارہ نمبر ۲۶، ۲۷ کو یکجا شائع کیا جارہا ہے۔
قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

بھارت میں توہین رسالت

عالم اسلام کے قلوب مضطرب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو رہتی دنیا تک کی انسانیت کی نجات وفلاح کے لئے بھیجا ہے، خاتم الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مخلوقات کے لئے اپنا آخری نبی ورسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اسلام تمام ادیان پر غالب ہونے کے لئے آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب کوئی نیا نبی یا رسول نہیں آئے گا۔ چونکہ ایمان اور اسلام کے معنی امن وسلامتی کے ہیں، اسی لئے دین اسلام کی تمام تر تعلیمات انسانیت کے احترام کا درس دیتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں تمام مذاہب وادیان کے ساتھ رواداری اور ان کے مقدسات کے احترام کا درس موجود ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

’’وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ‘‘ (الانعام:۱۰۸)

ترجمہ: ’’اورتم لوگ برا نہ کہو ان کو جن کی یہ پرستش کرتے ہیں اللہ کے سوا، پس وہ برا کہنے لگیں گے اللہ کو بے ادبی سے بدون سمجھے۔‘‘

(ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ)

آسمانی مذاہب ہوں یا انسانوں کے افکار واوہام پر مشتمل ادیان، سب ہی سے متعلق اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ حکم دیتا ہے کہ ان کے معبودوں اور پیشواؤں کو گالی مت دو۔ پیغمبر اسلام رحمۃ للعالمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب غیر مسلم بادشاہوں کے نام دعوتی خطوط لکھوائے تو ان کے مقام ومرتبے کا لحاظ کرتے ہوئے انہیں مخاطب کیا۔ اسی طرح جب جہاد کے لئے مجاہدین کو نصیحتیں فرمائیں تو غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کو مسمار کرنے اور ان کے پیشواؤں، پادری، پنڈت وغیرہ کو مارنے سے منع کیا، بشرطیکہ وہ غیر مسلم پیشوا مسلمانوں کے خلاف کسی سازش کا حصہ نہ ہوں یا جنگ میں دوبدو نہ آئیں۔

بلاشبہ اسلام کی یہ تعلیمات اس قدر روشن اور پاکیزہ ہیں کہ ہر منصف مزاج شخص انہیں جاننے کے بعد اسلام کی حقانیت کو تسلیم کیے بغیر نہیں رہ سکتا، لیکن جس طرح مشرکین مکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق وامانت اور صفات حسنہ کے قائل ہونے کے باوجود آپ کی نبوت ورسالت کا عناداً اور تعصباً انکار کرتے تھے اور انہیں جب ذاتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی نقص نظر نہ آتا تو وہ اسلام اور اہل اسلام کو نشانہ بناتے تھے۔ اسی طرح

کفار مکہ اور منافقین کی راہ پر چلتے ہوئے کچھ عرصے سے شیطان کے پجاریوں نے بھی یہ وطیرہ بنالیا ہے کہ انہیں جب نظر آتا ہے کہ اسلامی تعلیمات سے متاثر ہوکر ہماری سوسائٹی اسلام کے قریب جارہی ہے اور چودہ صدیوں سے پھیلی آفتاب اسلام کی کرنوں سے ایک دنیا فیضیاب ہونے کو تیار ہے، جنہیں وہ روک نہیں سکتے تو ذاتِ نبوت پر کیچڑ اچھالنے کی ناپاک اور مذموم کوششیں شروع کردیتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس، مطہر اور بے عیب شخصیت کی شان میں گستاخی کے درپے ہوجاتے ہیں۔ گویا یہ گستاخانِ رسول مشرکین مکہ سے بھی ضد اور عناد میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ تو ذاتِ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے قابل اطمینان اور قابل اعتماد گردانتے تھے، انہیں اعتراض تھا تو صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر۔ جب کہ یہ گستاخ اس قدر دریدہ دہن واقع ہوئے ہیں کہ بغیر کسی وجہ کے براہِ راست ذاتِ نبوت ورسالت کی توہین پر اتر آتے ہیں۔ یہ کس قدر اوچھی اور گری ہوئی حرکت ہے کہ انسان نظریات سے گر کر ذاتیات پر اتر آئے۔ آج کے کفار اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں نے کچھ عرصے سے اپنا یہی وطیرہ بنا رکھا ہے۔ چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ آزادیٔ اظہار کی آڑ لے کر کبھی یورپ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخانہ خاکے بنائے جاتے ہیں، گویا یہ دریدہ دہن اٹھ کر چاند کی جانب منہ اٹھا کر تھوکنے لگتے ہیں، جس کا تھوک خود ان کے اپنے منہ پر آگرتا ہے، کیونکہ: ’’پست وہ کیسے ہوسکتا ہے جس کو حق نے بلند کیا‘‘ جن کے بارہ میں خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’ورفعنالک ذکرک‘‘ ترجمہ: ’’اور بلند کیا ہم نے مذکور تیرا۔‘‘ ان کفار اور دین دشمنوں کی دریدہ ذہنی اور ان کے طعنوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تو ذرہ برابر کمی نہیں آتی مگر ایسے تمام لوگ ’’ملعونین‘‘ ہوکر اللہ تعالیٰ کی لعنت کے ضرور مستحق ہوجاتے ہیں۔ یوں تو توہین رسالت کے ایسے واقعات پہلے سے ہی مغربی ممالک کے سیاہ چہرے پر کلنک کا ٹیکا بن چکے تھے مگر اب حال ہی میں ہندوستان میں مودی حکومت کی ترجمان نے شانِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بدترین توہین وگستاخی کا ارتکاب کیا ہے، جس کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

ہندوستان کے ایک مسلم صحافی محمد زبیر نے اپنے ٹوئٹر اکاؤنٹ سے ایک ویڈیو نشر کی، جس میں ہندوستان کی حکمران جماعت بی جے پی کی قومی ترجمان خاتون ایک ٹی وی چینل پر مغلظات بک رہی تھی، اس ملعونہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ومطہر ذات اور قرآن کریم کو اپنی دریدہ ذہنی کا نشانہ بنایا۔ جونہی یہ خبر عام ہوئی تو ہندوستان سمیت پوری دنیا میں بسنے والے مسلمانوں میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی اور مسلمانوں نے اس ملعونہ کی دریدہ ذہنی کے خلاف احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ شروع کردیا، جس میں ہندوستان کی حکومت سے اس ملعونہ کو سزا دینے کا مطالبہ زور وشور سے اٹھایا گیا۔ دنیا بھر کے مسلمانوں اور مسلم تنظیموں نے اس گستاخی کے خلاف اپنے بھرپور جذبات کا اظہار کیا، خصوصاً عرب دنیا اس بار سب سے بازی لے گئی۔

سعودی عرب، کویت، قطر، لیبیا، مصر، انڈونیشیا، بحرین، مالدیپ، عمان، اردن اور ایران نے باقاعدہ سرکاری سطح پر اس گستاخی کا نوٹس لیا اور کئی ممالک نے ہندوستانی سفیر کو طلب کرکے اسے احتجاجی مراسلہ تھمایا۔ نیز ان ممالک کے بڑے بڑے اسٹورز اور شاپنگ سینٹرز نے ہندوستانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا۔ جس سے ہندوستانی حکومت کو بہت زیادہ دھچکا لگا، کیونکہ عرب ممالک سے ہندوستان کے تجارتی تعلقات بہت بڑے پیمانے پر قائم ہیں۔ روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۷؍جون ۲۰۲۲ء کی ایک رپورٹ کے مطابق: ’’لاکھوں بھارتی مزدور خلیجی ممالک سے اربوں ڈالرز زرمبادلہ بھیجتے ہیں، بھارت عرب ممالک سے ۱۰۰ ارب ڈالر کی تجارت کرتا ہے۔ بھارت نے خلیجی ممالک کے ساتھ معاشی شراکت داری بڑھائی ہے۔ ہندوستان تیل درآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک ہے اور اپنی ضرورت کا ۶۵ فیصد تیل مشرق وسطیٰ کے ممالک سے درآمد کرتا ہے۔ اس وقت بھارت کے ۸۰ لاکھ مزدور خلیجی ممالک میں ملازمت کررہے ہیں۔‘‘ چنانچہ مودی حکومت نے اپنے تجارتی مفاد کے تحت فوری طور پر توہین رسالت کی مرتکب ملعونہ خاتون کو اپنی جماعت

سے برطرف تو کر دیا، لیکن اس کو جاری کیے گئے نوٹس میں کہیں بھی اس کے جرم ’’گستاخی رسالت‘‘ کا ذکر نہیں کیا، بلکہ اسے اختیارات کے ناجائز استعمال کا مرتکب قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بھارت کی انتہا پسند مودی حکومت کو مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا ذرہ بھر کوئی احساس نہیں۔ بہرحال عرب ممالک، خلیجی ریاستوں اور مشرق وسطیٰ کے ان ملکوں نے جس غیرت اور دینی حمیت کا مظاہرہ کیا، وہ قابل تحسین اور قابل داد ہے اور یقیناً انہوں نے مودی کی فاشسٹ حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ لیکن مسلمان اب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ سزا ناکافی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بھارت سمیت کئی مسلم ممالک اور خود ہمارے ملک پاکستان میں مسلمانوں کی جانب سے بالکل برحق مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ ملعونہ کو انڈین قانون کے مطابق سزا دی جائے، تاکہ آئندہ کوئی توہین رسالت کرنے سے پہلے سو بار سوچے۔ انڈین قانون کی شق ۵۰۵ اور ۱۶۳ کے مطابق کسی بھی مذہب کی گستاخی کے جرم میں تین سال قید اور مالی جرمانے کی سزا موجود ہے۔ نیز ہندوستانی آئین کے آرٹیکل ۱۰ کے تحت مذہبی جذبات کو مجروح کرنا جرم ہے۔ ہندوستان بھر میں اسی مطالبے کو لے کر بڑے پیمانے پر مظاہرے کیے جا رہے ہیں مگر بھارتی حکومت نے ایک درست اور قانونی مطالبہ کو پورا کرنے کی بجائے احتجاج کرنے والے مسلمانوں کو گرفتار اور ان کے گھروں کو بلڈوز کرنا شروع کر دیا ہے، اب تک کی اطلاعات کے مطابق ۸۰۰ مسلمانوں کو حراست میں لیا جا چکا ہے، کئی گھر مسمار کیے گئے ہیں جبکہ دو مسلمانوں کی بھارتی پولیس کے ہاتھوں شہادت کی خبر بھی آئی ہے۔ ان ظالمانہ اقدامات کے خلاف تمام مسلم ممالک خصوصاً عرب دنیا، او آئی سی اور اقوام متحدہ کو سخت نوٹس لینا چاہیے۔

توہین رسالت کے اس دلخراش واقعہ کے خلاف پاکستان بھر میں بھی بھرپور احتجاج کیا گیا، پاکستانی وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف سمیت تمام سرکاری و سیاسی رہنماؤں نے اپنے بیانات میں عالمی دنیا سے ایکشن لینے کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ بھارتی سفارت خانے کے ناظم الامور کو طلب کر کے احتجاجی مراسلہ بھی دیا گیا ہے۔ اسی طرح جمعیت علماء اسلام کے سینیٹر حضرت مولانا عطاء الرحمٰن صاحب کی تجویز پر سینیٹ کے چیئرمین کی قیادت میں تمام سینیٹروں نے ۱۰؍جون ۲۰۲۲ء کو نماز جمعہ کے بعد سینیٹ سے لے کر بھارتی سفارت خانے تک مارچ کیا اور سفارت خانے کو بھارتی حکومت کے نام ایک مراسلہ اور یادداشت پیش کی۔ اسی طرح ملک بھر میں عوامی سطح پر احتجاج کے لئے حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے کال دی تھی، جس کی بنا پر ۶؍جون ۲۰۲۲ء کو جمعیت علماء اسلام کے تحت کراچی پریس کلب پر احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جبکہ لاہور، کوئٹہ، پشاور سمیت چھوٹے بڑے تمام شہروں میں دوسری مذہبی تنظیموں اور جماعتوں کے علاوہ جمعیت علماء اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عظیم الشان مظاہرے کیے۔ ۱۰؍جون ۲۰۲۲ء بعد نماز جمعۃ المبارک ملک بھر میں یومِ تحفظ ناموس رسالت منایا گیا، کراچی میں بھی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے ایک بہت بڑی ریلی نکالی گئی جو نمائش چورنگی پر جا کر ایک احتجاجی جلسہ میں تبدیل ہو گئی۔ اس ریلی اور جلسہ کی خبر اور اس میں منظور کرائی جانے والی قراردادیں درج ذیل ہیں:

’’کراچی (پ ر) بھارتی حکمران جماعت بی جے پی کی ترجمان کی جانب سے نبی مکرم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کے خلاف پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تعلیمات میں تمام مذاہب کی مقدس شخصیات کے احترام کا درس دیا ہے۔ اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کی مذموم کوشش ناقابل برداشت ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس پر کیچڑ اچھالنا دنیا کے امن کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف ہے۔ ہندوستانی مصنوعات کا بائیکاٹ، بھارتی سفیر کو بلا کر احتجاج اور گستاخوں کو سخت سے سخت سزا دینے کے مطالبات کیے گئے۔ کراچی بھر کے مختلف علاقوں سے ریلیاں شروع ہو کر جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن سے ہوتے ہوئے نمائش چورنگی پہنچیں، جہاں ہزاروں عاشقان مصطفیٰ شریک ہوئے، جن سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ

ختم نبوت، جمعیت علمائے اسلام، جمعیت علمائے پاکستان کے رہنماؤں قاری محمد عثمان، راقم الحروف، قاضی احمد نورانی، مولانا محمد غیاث، مولانا قاضی احسان احمد، مفتی شکور احمد، مولانا عبدالکریم عابد، مولانا محمد اسحاق مصطفیٰ، مولانا محمد قاسم رفیع، مولانا فتح اللہ، مولانا رضوان قاسمی، مولانا کلیم اللہ نعمان، مفتی محمد اکمل، قاری سیف الرحمٰن، مولانا عادل غنی، مولانا حامد، مولانا سمیع الحق سواتی اور دیگر نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت ناموس رسالت ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ: ناموس رسالت ہمارے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ بھارتی رہنما کی جانب سے کی گئی گستاخی کے خلاف بھرپور مظاہرہ کر کے مسلمانوں نے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی وفا اور عشق کا اظہار کیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تو پوری انسانیت کے لئے سراپا رحمت و امن ہے، کسی مہذب معاشرے کا فرد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں گستاخانہ جملوں کا استعمال نہیں کر سکتا۔ بی جے پی ترجمان کی جانب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ ان گستاخانہ کلمات سے پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل مضطرب اور پریشان ہیں۔ کسی بھی مسلمان کے لئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بارہ میں عزت وتکریم سے گرے ہوئے ایک لفظ کا سننا بھی قابل برداشت نہیں۔ بھارتی رہنما کی اس سفاکیت کے خلاف مشرق وسطیٰ کا ردعمل قابل تحسین اور لائق ستائش ہے۔ بھارتی رہنما کی اس انتہا پسندی کو ابھی سے روکنا ہوگا۔ اس موقع پر درج ذیل قرارداد یں بھی منظور کرائی گئیں:

۱:... ہر مسلمان خواہ مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بزرگ اپنے ہر عمل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کرے۔

۲:... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت سے دنیا کو روشناس کرائیں۔

۳:... تمام مسلمان بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں۔

۴:... او آئی سی اس اہم معاملے پر فوری اجلاس بلائے اور سخت احتجاج ریکارڈ کرائے۔

۵:... بھارتی حکومت ایسے رہنماؤں کو سخت سزا دے، ورنہ دنیا کا امن خطرے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔

۶:... مسلم امہ متفقہ لائحہ عمل طے کر کے عالمی سطح پر بھارت سے جواب طلب کرے۔“

اس کے علاوہ ادارہ اپنی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک بھر میں توہین رسالت کے مقدمات میں جتنے بھی لوگ گرفتار جیلوں میں بند ہیں اور ان پر مقدمات ثابت ہو چکے ہیں، ان کو فی الفور قانون کے مطابق سزائیں دی جائیں، تاکہ دنیا بھر میں یہ پیغام جائے کہ پاکستان کی حکومت واقعی اس قانون پر عملدرآمد کرانے میں مخلص اور سنجیدہ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ او آئی سی کا اجلاس بلا کر اور اس میں شریک سب ممالک اور مسلم تنظیموں کو اس پر متحد اور متفق کر کے اقوام متحدہ میں اس قانون کو لے جا کر قانون سازی کرائی جائے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین و گستاخی قابل سزا جرم ہے اور اس کی سزا پھانسی ہے۔ اس سے ان شاء اللہ! جہاں دنیا بھر میں گستاخیوں کا سلسلہ رک جائے گا، وہاں دنیا امن وسلامتی کا گہوارہ بھی بن جائے گی اور اس سے دنیا بھر کے سیاسی اور اقتصادی مسائل کے ساتھ ساتھ امن وامان پر اٹھنے والے اخراجات میں کافی حد تک کمی واقع ہوگی۔ امید ہے کہ ان معروضات پر ضرور غور وفکر کر کے عمل درآمد کیا جائے گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

عید قرباں اور اس کا پیغام

مولانا شمس الحق ندوی

عیدالفطر کے بعد عید قرباں آئی، مسلمان قربانی کریں گے، دعوتیں ہوں گی، کھائیں گے، کھلائیں گے، تین دن تک ایک جشن کا عالم ہوگا اور ہونا بھی چاہئے کہ یہ ایک ایسی قربانی کی یادگار ہے، جس سے زمین وآسمان پر سکتہ طاری ہوگیا تھا، یعنی ایک باپ نے اپنے رب، خالق کون ومکاں کے حکم کی تعمیل میں اپنے جگر گوشے کی گردن پر چھری چلادی تھی۔ نہ باپ سے بیٹے کو ذبح کرانا مقصود تھا اور نہ ہی اس سے آقا کی شان بڑھتی تھی، بلکہ مقصود یہ امتحان وآزمائش تھی کہ بندہ پُرمحبت پدرانہ فتح پاتی ہے یا اپنے مالک وخالق کے حکم کی تعمیل کا جذبہ غالب آتا ہے، اگر اپنے جگر گوشہ کی گردن پر چھری چل گئی تو پھر ہر خواہش اور ہوا وہوس پر آقا کے حکم کو غالب رکھنا اور اس کے سامنے جھکنا آسان ہوگا، توفیق خداوندی نے ساتھ دیا اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے لخت جگر اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھ کر قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے یہ اسوہ اور نمونہ پیش کردیا کہ جب سب کچھ آقا ہی کا ہے تو بیٹے کی قربانی پیش کردینے میں کیا باک اور جب بیٹے کی قربانی دی جاسکتی ہے تو پھر اپنی خواہشات، مال ومتاع حتیٰ کہ اپنی انا کی قربانی پیش کرنا کیا مشکل؟ یہ ہے قربانی کی اصل روح جس پر اسلام کے پُرشکوہ محل کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔

قربانی کا لفظ جتنی بار ہماری زبان پر آتا ہے، اتنا شاید ہی کسی اور لفظ کو دہرایا جاتا ہو لیکن آج ہمارے اندر قربانی کی جتنی کمی ہے اتنی شاید کبھی رہی ہو، خود اسلام کے معنی بھی تو اپنا سب کچھ خدا کے تابع فرمان کردینے کے ہیں، مگر ہم زندگی کے ہر شعبہ میں قربانی سے پہلوتہی کرتے ہیں کہ جب تک کوئی بھی کام ہماری منشاء ومرضی کے مطابق نہ ہو، ہم اس میں شریک ہونے سے کتراتے ہیں بلکہ بسا اوقات اس کی مخالفت اور مخالفت سے بڑھ کر اس کے ساتھ عناد کا معاملہ کرتے ہیں، چاہے ہمارے اس رویہ سے اسلام ومسلمانوں کو کتنا ہی زبردست نقصان پہنچ رہا ہو، دین وملت کے مفاد میں اپنی رائے سے تنازل بھی قربانی ہے، شعائر اسلام پر کاربند رہنا بھی قربانی ہے، اسلام اور مسلمانوں کے لئے درپیش خطرات کے مقابلہ کی تگ ودو بھی قربانی ہے، اپنے فرض منصبی کی ادائیگی بھی قربانی ہے، ان تمام احکامات واصولوں کی پابندی بھی قربانی ہے جو قرآن وحدیث میں مسلمانوں کے لئے بیان کئے گئے ہیں۔

اب ہم ذرا اپنی قربانی پر غور کریں اور اپنی زندگی کا جائزہ لے کر دیکھیں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک بکرے کی قربانی نے ہم کو تمام قربانیوں سے چھٹی دے دی ہو، اگر ہم اپنی زندگی کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ ہم قربانی کی اصل روح اور حقیقت سے بہت دور ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ گھروں اور خاندانوں سے لے کر جماعتوں اور مکاتب فکر اور اداروں اور انجمنوں تک انتشار بپا ہے اور وہ اسلام جس کا ڈھانچہ سراسر ایثار وقربانی پر قائم ہوتا ہے اس کا ایک ایک جوڑ ڈھیلا ہورہا ہے، حتیٰ کہ ہمارے وہ ممالک جن کو اس وقت کی تیرہ وتاریک دنیا میں جو زمانۂ جاہلیت کو بھی مات کئے دے رہی ہے، اسلام کی نمائندگی کا رول ادا کرنا چاہئے تھا، قربانی کی روح سے خالی ہونے کے سبب نہ صرف یہ کہ دوسروں کے خوشہ چیں ہوکر رہ گئے ہیں بلکہ انہیں کے اشاروں پر چل رہے ہیں اور اپنی ہی تلواروں سے اپنوں ہی کی گردن اڑارہے ہیں، اپنے ہی ملکوں کو اجاڑ رہے ہیں، جاہ ومنصب کے بھکاری، شہرت وناموری کے شیدائی کتنے ہی ایسے مسلمان ہیں جن کو مدارس، مساجد اور مقبروں تک کا سودا کرنے میں شرم محسوس نہیں ہوتی۔

عیدالاضحیٰ میں جانور اس لئے نہیں ذبح کئے جاتے کہ خدا کی زمین خون سے لالہ زار ہوجائے، بلکہ یہ قربانی کسی بلند مقصد کے لئے کی جاتی ہے اونچا مطمح نظر سامنے ہوتا ہے اور یہ پاکیزہ مقصد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو اپنے اندر جاری وساری کرنا ہوتا ہے، جس کے ذریعہ نفس کو رذالت کی آلائشوں سے پاک کیا جاتا ہے تاکہ پاکیزہ قدریں ابھریں، دل میں فداکاری اور جاں نثاری

کا جذبہ پیدا ہو، علم و ہنر میں ضرب کلیمی کی شان پیدا ہو اور وہ کام جو مشکل و دشوار معلوم ہوتے ہیں، قربانی ان کو آسان کر دے، یہ ہے عیدالاضحیٰ میں جانوروں کی قربانی کی اصل روح، اسی لئے قربانی کرنے والا، جانور کی گردن پر چھری چلانے سے پہلے اپنے رب کے سامنے اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے: میں نے پوری یکسوئی کے ساتھ اپنا رخ ٹھیک خدا کی طرف کرلیا ہے، جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور موت سب رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلم اور فرمانبردار ہوں، خدایا! یہ تیرے ہی حضور پیش ہے اور تیرا ہی دیا ہوا ہے، اس کے بعد وہ بڑی عجیب کیفیت کے ساتھ جانور کے گلے پر چھری پھیرتے ہوئے کہتا ہے:

”بسم اللّٰہ، اللّٰہ اکبر، اللّٰھم تقبّلہ منّی کما تقبّلت من خلیلک ابراھیم و حبیبک محمد علیھما الصلوٰۃ والسلام۔“

ترجمہ: ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ! تو اس قربانی کو میری جانب سے قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے دوست ابراہیم علیہ السلام اور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی قبول فرمائی۔“

خدا نہ کرے کہ اس سال جب ہم قربانی کریں اور جانور کی گردن سے خون کا فوارہ چھوٹے تو قربانی کے خون کا ایک ایک قطرہ یہ بولتا سنائی دے:

”دیکھو! جس طرح ہم قیامت کے دن تم کو جنت میں لے جانے کا سبب یا سفارشی ہوں گے، اسی طرح تمہارے بھائیوں کے خون کا ہر وہ قطرہ جو رشوت، سود، غیبت، ناجائز طریقہ سے اس کا مال کھانے کی شکل میں ہوتا ہے، تم کو جہنم کی طرف کھینچے گا، دیکھو یاد رکھو! کہیں ایسا نہ ہو کہ جہنم کی طرف کھینچنے والے قطروں کی طاقت ہم سے بڑھ جائے اور ہمارا زور نہ چل سکے۔“ ☆☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں چرم قربانی جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش (مین مرکز) 0321-2277304, 0333-3060501, 021-32780337, 021-32780340

ریاض مسجد دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	0333-2403694,0321-20000531	نارتھ کراچی	0333-3606177, 0333-3534697
روہیل کھنڈ سوسائٹی	0333-2157085, 0323-2001736	میٹروول	0333-2493677
عالمگیر مسجد، عالمگیر سوسائٹی	0321-2627017	اورنگی ٹاؤن	0334-3947670
النعم ہومز ملیر/شاہ فیصل کالونی	0333-2245852	مدنی مسجد بلوچ کالونی	0300-3716592, 0321-2231059
قائد آباد، قذافی ٹاؤن	0321-3796371	دادا بھائی ٹاؤن	0317-1126749, 0311-9337096
بھینس کالونی	0300-2040411	جامع مسجد عائشہ منظور کالونی	0333-8164488
جامع مسجد پی آئی بی	0315-2479080,0332-2025366	جامع مسجد عائشہ باوانی، بزرٹہ لائن	0300-2215163
مسجد اقصیٰ، شاہ لطیف ٹاؤن	0333-3619246,0333-2578711	پاکستان چوک	0300-2276606
المصطفیٰ مسجد، اسٹیل ٹاؤن	0333-2578711	چھوٹی مسجد دہلی کالونی	0300-2974520, 0300-2605807
شمیم مسجد، بھٹائی کالونی کورنگی	0332-3367144	جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا	0300-2700626, 0333-3088696

عیدالاضحیٰ کی جلوہ سامانیاں!

مولانا محمد خالد ندوی غازی پوری

عیدالاضحیٰ کا مبارک دن ان مقدس ہستیوں کی یاد دلاتا ہے جن کی پوری زندگی خیرخواہی، بہی خواہی، امن و سلامتی اور ظلم و زیادتی کے وقت صبر و تحمل سے عبارت ہے، جنہوں نے حالات و زمانہ کے آہنی پنجوں سے نبرد آزمائی کی اور زمانہ کے رخ کو موڑ دیا اور بلکتی ہوئی انسانیت کے لئے سہارا بنے، دیکھنے میں وہ کمزور و ناتواں تھے، لیکن عزم وارادہ کے دھنی اور فکر وعقیدہ میں ایسے پختہ کہ اٹھتے ہوئے شعلوں کے طوفان سے بھی وہ نہ گھبرائے بلکہ:

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لبِ بام ابھی

ایثاروقربانی کی راہ:

یہ دن اپنے ساتھ سچائی اور سلامتی کے راستے کو اپنانے کا پیغام لے کر آتا ہے، ظلم و زیادتی کرنے والوں کے بُرے انجام کی یاد دلاتا ہے، اپنے فائدے کے لئے دوسروں کا حق مارنے والے کو عبرت ناک انجام سے خبردار کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ ایثاروقربانی کی راہ خواہ کتنی ہی پُرخطر اور کٹھن کیوں نہ ہو، اس پر چلنے والے ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں، ان کے اصول، ان کے نقش قدم اور ان کی تعلیم آنے والی نسلوں میں اخلاقی گراوٹ سے بچنے کا حوصلہ پیدا کرتی ہے۔ انسان سے محبت کرنے والے، دوسروں کے لئے تکلیف اٹھانے والے، سچ بولنے اور حق کا ساتھ دینے والے اور مظلوموں کی مدد کرنے کے لئے سینہ سپر ہونے والے ایسے چراغ روشن کر جاتے ہیں، جن کی روشنی سے ہر اس بُرائی کے اندھیرے دور ہوتے رہتے ہیں جو انسانیت کو تاریکی اور پستی کی طرف لے جاتے ہیں۔

آج کا دن اس معمارحرم کی یاد دلاتا ہے جس نے صبر وشکر کے ساتھ زمانے کے رطب و یابس کو برداشت کیا، لیکن فکر وعقیدہ کا سودا نہیں کیا، مصائب کی بڑی بڑی گھاٹیوں کو طے کیا لیکن راہ کی آبلہ پائی کی شکایت نہیں کی، خاردار وادیوں سے گزرا لیکن تھک کر کبھی ہمت نہیں ہارا وطن سے بے وطن ہوا لیکن حقیقی زندگی کی کیف وسرمستی کی جلوہ طرازیاں اس کے ہم رکاب رہیں، وہی وہ ذات ہے جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:

”إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَحَلِيمٌ أَوَّاهٌ مُّنِيبٌ۔“ (هود:۷۵)

ترجمہ: ”بے شک ابراہیم بڑے بردبار اور نرم دل تھے۔“

آزر کا مقام:

تقریباً ساڑھے چار ہزار سال پہلے عراق کی سرزمین پر ایک ایسی شخصیت پیدا ہوئی جو ذکاوت وذہانت میں نادرۂ روزگار تھی، جس کے علم وفن کا شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا، اسے بت گری اور مجسمہ سازی میں یدطولیٰ حاصل تھا وہ بادشاہ کا مصاحب بھی تھا اور وزارتی کونسل کا ایک اہم فرد بھی تھا، اس نے اپنے رسوخ اور فن کی بدولت بت گری کو ملک کی ثقافت کا امتیازی وصف بنادیا تھا، وہ شاہی دربار میں ذی مرتبہ اور دیوتاؤں کی مجلس کا امام سمجھا جاتا تھا، اس کا نام آزر تھا، آزر کے گھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ولادت ہوتی ہے، آنکھیں کھولتے ہیں، بتوں کا ہجوم ہے، دیوتاؤں کی فہرست میں مہر و ماہ واختر اور نجوم بھی ہیں، میلوں اور ٹھیلوں کا زور ہے، بھجنوں اور طربیہ نظموں کے الاپ سے پوری فضا پُرشور ہے، ماحول ایسا ہے جو پتھر کو بھی موم کرکے اپنے سانچے میں ڈھال دے، لیکن سلامتی ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ان کی جرأت و جسارت پر، ان کے عقیدہ وعمل پر، ان کی ذکاوت حسی اور ذہانت فطری پر کہ انہوں نے اپنے والد آزر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

”يَا أَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۝ يَا أَبَتِ إِنِّي أَخَافُ أَن يَمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونَ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا“

(سورۂ مریم:۴۴،۴۵)

ترجمہ: ”ابا جان! شیاطین کی عبادت نہ کیجئے، بے شک شیطان رحمٰن کا نافرمان ہے، ابا جان! مجھے اندیشہ ہے کہ آپ شیطان کے دوست بن کر عذاب خداوندی میں گرفتار ہو جائیں گے۔“

وہ استقامت کے پہاڑ تھے:

باپ نے معصوم بیٹے کی فریاد کی قدر نہ کی، اس کا فن اور منصب اور جاہ و منزلت نے ان خیر آگیں کلمات کو قبول کرنے سے گریز کیا، اس نے اپنے لخت جگر کو درشت لہجہ اور کرخت آواز اور دھمکی آمیز انداز میں یوں مخاطب کیا:

”قَالَ أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِن لَّمْ تَنتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي مَلِيًّا“ (سورۂ مریم:۴۶)

ترجمہ: ”آذر نے کہا: ابراہیم! میرے معبودوں سے انحراف کرنے سے اگر باز نہ آؤ گے تو سنگسار کردوں گا اور مجھے تم ایک مدت تک کے لئے چھوڑ دو۔“

حضرت ابراہیم علیہ السلام اگر دنیا دار ہوتے، جاہ و منصب کے طالب ہوتے تو ڈر جاتے، خاموشی اختیار کر لیتے، دبے پاؤں واپس ہو لیتے، لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے، وہ سلامتی کے طالب تھے اور دوسروں کو سلامتی کے فیصلوں تک پہنچانا چاہتے تھے، اگر وہ حلیم نہ ہوتے تو باپ کی غضبناکی انہیں پگھلا دیتی، لیکن وہ استقامت کے پہاڑ تھے، عقل کے دھنی اور علم کے پیکر تھے، اپنے والد کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے اس موقع پر جو کچھ کہا، قرآن کریم نے اس کو یوں بیان کیا ہے:

”قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۝ وَأَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَأَدْعُو رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا“ (سورۂ مریم:۴۷،۴۸)

ترجمہ: ”ابراہیم نے کہا: ابا جان! سلام ہو آپ پر، میں آپ کے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کروں گا، بے شک وہ مجھ پر بہت مہربان ہے اور میں تم سے اور تمہارے معبودوں سے کنارہ کش ہوتا ہوں اور امید ہے کہ اپنے پروردگار کی پکار سے محروم نہ ہوں گا۔“

آج کا دن اس معمار حرم کی یاد دلاتا ہے جس نے صبر و شکر کے ساتھ زمانے کے رطب و یاس کو برداشت کیا، لیکن فکر و عقیدہ کا سودا نہیں کیا

حضرت ابراہیمؑ کی جرأت:

آذر کے قصرِ نخوت و پندار میں ایک بھونچال آجاتا ہے، بات آگے بڑھتی ہے، شاہ وقت تک پہنچتی ہے، نمرود جو خدائی کا دعویدار تھا، اس نے قوت و طاقت کے نشہ میں ہر ممکن اس آواز کو دبانے کی کھلی چھوٹ دے دی ہے جو حق و باطل میں تفریق پیدا کرے، دن کی روشنی اور رات کی تاریکی کے درمیان خط فاصل کھینچے اور خدائے واحد برتر و بزرگ کی کبریائی کو بیان کرے، اس کے لئے اس معاشرہ میں کوئی گنجائش نہیں ہے اس کو فنا کر دینا چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے خدائے واحد کے پیغام کو پہنچایا تھا، بتوں کی نفی کی تھی، اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ کی بندگی سے جوڑنے کی کوشش کی تھی، ظلم و بربریت کے خلاف آواز اٹھائی تھی، رسم و رواج اور خود ساختہ نظریات و مزعومات پر کھل کر تنقید کی تھی، حالانکہ وہ انہیں میں سے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل کی یاوری نے ان کو اس مقام بلند پر فائز کر دیا تھا، اس کا تذکرہ قرآن پاک میں یوں آیا ہے:

”وَلَقَدْ آتَيْنَا إِبْرَاهِيمَ رُشْدَهُ مِن قَبْلُ وَكُنَّا بِهِ عَالِمِينَ ۝ إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا هَٰذِهِ التَّمَاثِيلُ الَّتِي أَنتُمْ لَهَا عَاكِفُونَ ۝ قَالُوا وَجَدْنَا آبَاءَنَا لَهَا عَابِدِينَ ۝ قَالَ لَقَدْ كُنتُمْ أَنتُمْ وَآبَاؤُكُمْ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ قَالُوا أَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ أَمْ أَنتَ مِنَ اللَّاعِبِينَ ۝ قَالَ بَل رَّبُّكُمْ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الَّذِي فَطَرَهُنَّ وَأَنَا عَلَىٰ ذَٰلِكُم مِّنَ الشَّاهِدِينَ ۝“

(الانبیاء:۵۱تا۵۶)

ترجمہ: ”اور بالیقین ہم ابراہیم کو اچھا فہم عطا کر چکے تھے اور ہم ان کو خوب جانتے تھے، وہ وقت یاد کرو جب انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم والوں سے کہا: یہ کیا (واہیات وخرافات) مورتیں ہیں، جن پر تم جمے بیٹھے ہو، وہ بولے: ہم نے تو اپنے باپ داداؤں کو ان کی عبادت کرتے پایا ہے۔ (ابراہیم نے) کہا: یقیناً تم بھی صریح گمراہی میں مبتلا رہے اور تمہارے باپ دادا بھی، وہ

بولے: کیا تم سنجیدگی سے ہمارے سامنے پیش کر رہے ہو یا دل لگی ہی کر رہے ہو؟ ابراہیمؑ نے کہا: ارے دل لگی کیسے؟ تمہارا پروردگار تو آسمان اور زمین کا پروردگار ہے، جس نے ان سب کو پیدا کیا اور میں اس پر گواہ ہوں۔"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس ربانی دعوت نے نمرود کے اقتدار کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا، اس آواز کو دبانے کے لئے ساری ترکیبیں کر ڈالیں، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ پیغام جیسے فضا میں گونجتا رہتا تھا: "لوگو! خدا ایک ہے، لوگو! خدا ایک ہے۔"

انسانیت لرز اٹھی:

نمرود کبیدہ خاطر ہے، اس کا غصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خلاف بڑھتا جا رہا ہے، کوئی نہیں جو اس کے غصہ کو فرو کرنے کی کوشش کرے اور احساس وشعور کے ساتھ معاملہ کی نزاکت اور دعوت کی حقیقت کو سمجھنے پر آمادہ کرے، بالآخر وہ ایک فیصلہ کرتا ہے، ایک بڑے میدان میں آگ کا الاؤ لگایا جائے اور ابراہیم علیہ السلام کو اس جرم کی پاداش میں اس میں جھونک دیا جائے، نمرود کے اس فیصلہ سے لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہوگئے، انسانیت لرز اٹھی، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسکراتے ہوئے خندہ پیشانی کے ساتھ نمرود کے اس فیصلہ کو سنا، ان کا یہ عقیدہ تھا کہ نمرود کچھ نہیں کرسکتا، اس کے فیصلہ سے کچھ بھی نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کا جب تک حکم نہ ہو آگ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، چنانچہ جب نمرود کے حکم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو کائنات کے پیدا کرنے والے سچے خدا کا حکم آیا اور چشم فلک نے ایسا منظر دیکھا، جس کی نظیر انسانی تاریخ میں مشکل ہے، ارشاد ہوا:

"قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ o وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ" (الانبیاء: ۶۹، ۷۰)

ترجمہ: "ہم نے حکم دیا! اے آگ تو ٹھنڈی اور بے گزند ہوجا ابراہیم کے حق میں اور لوگوں نے ان کے ساتھ برائی کرنا چاہی، سو ہم نے ان لوگوں کو ناکام کر دیا۔"

آزمائش کے کرب آگیں لمحات:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اس آزمائش سے سرخرو ہوکر نکلے، نمرود اور تہذیب آذری کے متوالوں کو شکست ہوئی، لیکن ابھی یہ پہلی آزمائش تھی، ابھی یہ دکھانا تھا کہ عزیمت کی راہوں کو اختیار کرنے والوں کو قدم قدم پر حق وصداقت کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے، آزمائش کے کرب آگیں لمحات ان کے عزم وارادہ کو تپا کر اور پختہ کر دیتے ہیں اور ان کی زبان پر یہ نغمہ جاری ہوتا ہے:

> عزیمت کی راہوں کو اختیار کرنے والوں کو قدم قدم پر حق وصداقت کی زکوٰۃ ادا کرنی پڑتی ہے، آزمائش کے کرب آگیں لمحات ان کے عزم وارادہ کو تپا کر اور پختہ کر دیتے ہیں

رقص کرنا ہے تجھے رقص کئے جا بسمل
رقص کرنا ہے تو پھر پاؤں کی زنجیر نہ دیکھ

وطن عزیز سے ہجرت کرکے شام پہنچے اللہ کے بندوں کو اللہ کے راستے کی طرف بلاتے رہے، زندگی کچھ پُرسکون ہوئی، شام کی سرسبزی و شادابی اور برکات خداوندی سے معمور یہ سرزمین کچھ راس آئی، لیکن مشیت الٰہی کچھ اور ہی چاہتی تھی، اشارۂ غیبی پاکر پھر عازم سفر ہوئے اور وادیٔ بطحا کی طرف چل پڑے، آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ حضرت ہاجرہؓ اور شیر خوار نومولود حضرت اسماعیل تھے، اس بے آب وگیاہ وادی میں پہنچ کر حضرت ہاجرہؓ کو ایک جگہ بٹھا کر آپ واپس چل پڑے، حضرت ہاجرہؓ کے ساتھ شیر خوار حضرت اسماعیل ہیں، ساتھ میں تھوڑی سی کھجور، مشکیزہ میں چند قطرے پانی کے ہیں جب حضرت ابراہیمؑ کو جاتے ہوئے دیکھا تو حضرت ہاجرہؓ چیخ اٹھیں، آپ کہاں چھوڑ کر جارہے ہیں؟ حضرت ابراہیمؑ چلے جارہے تھے، بیوی اور بچے کی محبت سے قدم بوجھل ہورہے ہیں، بار بار استفسار پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم یہی ہے کہ میں تم لوگوں کو یہاں چھوڑ کر جاؤں، حضرت ہاجرہؓ نے جب یہ سنا تو ان کا غم کافور ہوگیا، کرب واندوہ والم کی موجیں ساکن ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ کی اس بندی نے بڑے پُراعتماد لہجے میں فرمایا: "اذن لا یضیعنا" (تب تو اللہ ہم کو ضائع نہیں فرمائے گا)۔

زمزم کا چشمہ جاری ہوا:

تاریخ شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی، شیرخوار اسماعیل علیہ السلام کے لئے زمزم کا چشمہ جاری ہوا اور پھر کیا تھا، اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اور نعمتیں سمٹ سمٹ کر ہر طرف سے وہاں پہنچنے لگیں، آج اسی مقام پر جو کل ہیبت ناک اور تپتا ہوا صحرا تھا، مقدس شہر مکہ واقع ہوا، جہاں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی جھڑی لگتی ہے۔

ایک عرصہ گزرنے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اشارہٴ ربانی پاکر پھر وہاں تشریف لائے، اب وہاں کچھ آبادی ہوگئی تھی، ننھے اسماعیل سروقد نظر آنے لگے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوچکے تھے، بوڑھاپے میں بچھڑی اولاد پاکر محبت کی چنگاری شعلہ بن چکی تھی، اندیشہ تھا کہ محبت خداوندی پر غالب نہ آجائے اور اس کے تانے بانے کو جلاکر خاکستر کردے، اللہ تعالیٰ کو اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے تعلق سے یہ بات کیونکر پسند ہوسکتی تھی، اس کا اندیشہ کرنا بھی خلیل اللہ کی ذات سے فروتر بات تھی، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس موقع پر بھی شدید آزمائش سے گزارا، حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کردینے کا حکم ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام تیار ہوگئے، بیٹے سے تذکرہ کیا، انہوں نے سرتسلیم خم کرتے ہوئے فرمایا:

”یَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْ إِنْ شَاءَ اللّٰہُ مِنَ الصَّابِرِیْنَ۔“ (الصافات:۱۰۲)

ترجمہ: ”ابا جان! آپ کر گزریئے جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے، ان شاء اللہ! آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے۔“

قدرتِ خداوندی کا ظہور:

لیکن اسماعیل کے گلے پر چھری چلنے سے پہلے خدا کی قدرت درمیان میں حائل ہوگئی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت اسماعیل کو ذبح کرانا مقصود نہ تھا، بلکہ اس محبت کو ذبح کرانا تھا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل و دماغ پر چھاگئی تھی اور یہ محبت بیٹے کے گلے پر چھری رکھتے ہی ذبح ہوچکی تھی، قرآن پاک اس کی منظرکشی یوں کرتا ہے:

”فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِیْنِ o وَنَادَیْنَاهُ أَنْ یَا إِبْرَاهِیْمُ o قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْیَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِیْنُ o وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ o وَتَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْآخِرِیْنَ o سَلَامٌ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ o كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ o إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ o“ (الصافات:۱۰۳تا۱۱۰)

ترجمہ: ”جب دونوں نے حکم کو تسلیم کرلیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو کروٹ کے بل لٹادیا اور ہم نے انہیں آواز دی کہ ابراہیم! تم نے خواب کو سچا کر دکھایا، بے شک ہم اسی طرح مخلصین کو بدلہ دیتے ہیں، بے شک یہ تھا بھی کھلا ہوا امتحان اور ہم نے بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دیا اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں یہ بات رکھ دی کہ ابراہیم پر سلام ہو، ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھے۔“

قربانی کا تاریخی دن:

آج کی قربانی دراصل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اسی قربانی کا عکس ہے اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عظیم ایثار وقربانی کی یاد ہر سال تازہ ہوتی رہتی ہے تاکہ نفس انسانی بندگی کے اوصاف سے عاری نہ ہوسکے اور اصل قربانی دراصل اسی کو کہتے ہیں جو انسان کے اندر عجز کا احساس پیدا کردے اور اسے یہ سوچنے پر مجبور کردے کہ:

☆...... ہماری زندگی میں ایمان ویقین، سپاس وخلوص کا کتنا جذبہ ہے؟

☆...... ہم نے کسی صلہ کی پروا کئے بغیر راہِ حق میں کون کون سی قربانیاں دی ہیں؟

☆...... اللہ تعالیٰ کے غریب بندوں اور بے سہارا انسانوں کے لئے امداد واعانت کی کون کون سے سبیل پیدا کی ہے؟

☆...... دوسروں کے حق اور فرض ہمارے نزدیک کتنے محترم رہے ہیں؟

☆...... چور بازاری کرنے والے، کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرنے والے، قاتل، ذخیرہ اندوزی کرنے اور عوام کا خون چوسنے والے دشمن اور اسی طرح دوسری برائیاں پھیلا کر معاشرہ کو گندا کرنے والے دراصل عہد حاضر کے نمرود ہیں، ان کو مٹانے اور ان شیطانی قوتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے ہم نے ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام کی تعلیمات کو کہاں تک اپنایا ہے؟

آج کے اس مبارک دن میں ہمیں یہی جائزہ لینا چاہئے، کیونکہ ہمارے اوپر جو فرائض عائد کئے گئے ہیں ان کی ادائیگی اسی وقت ہوسکتی ہے جب ہم اس مقدس دن کے پیغام کو سمجھیں اور سچے دل سے اس پر عمل کریں تاکہ یہ دن رسم و رواج کی محض ظاہریت کا شکار نہ ہوجائے بلکہ سچائی، بلند ہمتی، ایمان ویقین، فدائیت وللّٰہیت، ایثار وقربانی، جانکاہی وجاں سپاری کی اس روح کو اجاگر کرے، جس پر آج کے دن کی اس عظیم اور بے مثل قربانی کی بنیاد ہے:

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

☆☆.................☆☆

مظلوم مدینہ، ذوالنورین، ذوالہجرتین

حضرت سیّدنا عثمان غنیؓ..... فضائل ومناقب

مولانا ندیم احمد انصاری

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے: عثمان ابن عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ اس طرح آپؓ کا سلسلۂ نسب پانچویں پشت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک سلسلۂ نسب سے جاملتا ہے۔ آپؓ کی والدہ کا نام ’اروی‘ ہے اور ان کی والدہ امِ حکیم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ’’عبداللہ‘‘ جڑواں پیدا ہوئے تھے۔ آپؓ کی ولادت واقعۂ فیل کے ۶ سال بعد ہوئی۔ آپؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعوت پر اسلام قبول کیا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ آپؓ (مردوں میں) حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت علیؓ اور حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہم کے بعد (چوتھے نمبر پر) ایمان لائے۔ آپؓ نے حبشہ اور مدینہ منورہ دو ہجرتیں کیں، اسی لئے آپؓ کو ذوالہجرتین (دو ہجرتوں والا) کہا جاتا ہے۔ آپؓ کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں (۱) رقیہؓ اور (۲) ام کلثومؓ آئیں، اسی لئے آپؓ کو ذوالنورین (دو نور والا) بھی کہا جاتا ہے۔ عبداللہ بن عمر بن ابان جعفیؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے ماموں حسین جعفیؒ نے کہا: تم جانتے ہو کہ حضرت عثمانؓ کا نام ذوالنورین کیوں پڑا؟ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ انھوں نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک، حضرت عثمانؓ کے سوا کسی شخص کے نکاح میں، کسی نبی کی دو بیٹیاں نہیں رہیں اسی لئے آپؓ کا نام ’’ذوالنورین‘‘ پڑا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بیٹی حضرت امِ کلثومؓ کا بھی آپؓ کے نکاح میں انتقال ہوگیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح، عثمان سے کر دیتا۔ آپؓ کا شمار سابقین اولین، اولِ مہاجرین اور عشرۂ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

> **آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ باحیا ’’عثمان‘‘ ہیں**

حلیۂ مبارک:

ابن عساکر عبد اللہ بن حزم مازنی سے روایت کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ سے زیادہ خوبصورت، کسی مَرد یا عورت کو نہیں دیکھا۔ ابن عساکر نے ہی چند طُرق سے آپؓ کا حلیہ اس طرح بیان کیا ہے: حضرت عثمانؓ میانہ قد، خوبصورت شخص تھے۔ رنگت سفیدی کے ساتھ سرخی مائل تھی۔ چہرے پر چیچک کے نشان تھے۔ ڈاڑھی بہت گھنی تھی۔ چوڑی ہڈی کے ساتھ شانوں میں فاصلہ دراز تھا اور پنڈلیاں بھری بھری تھیں۔ دستِ مبارک لمبے تھے، جن پر (قدرے) بال تھے۔ سر کے بال گھنگریالے تھے مگر چندیا کھلی ہوئی تھی اور بال کانوں سے نیچے تک اتر آتے تھے۔ دندان مبارک خوب صورت تھے، جنھیں آپؓ نے سونے کے تار سے باندھ رکھا تھا۔

فضائل:

حضرت عثمان ذوالنورینؓ کی فضیلت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ چند یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عثمان! شاید اللہ تعالیٰ تمھیں ایک قمیص پہنائیں گے، اگر لوگ تم سے وہ قمیص اتارنا چاہیں تو ان کی خاطر تم وہ قمیص ہرگز نہ اتارنا۔ (ترمذی)

(۲) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے۔ ساتھ میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ بھی تھے۔ پہاڑ میں (کسی سبب) حرکت ہونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: احد ٹھہر جا! تجھ پر ایک صدیق اور دو شہید (موجود) ہیں۔ (بخاری)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب

حضرت عثمانؓ کو آتا دیکھتے تو ذرا سنبھل کر بیٹھ جاتے اور ارشاد فرماتے: میں اس شخص سے کیوں حیا نہ کروں، جس سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (مسلم)

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ با حیا ’’عثمان‘‘ ہیں۔ (فضائل الصحابہ لاحمد)

(۵) جب بیعتِ رضوان ہوئی تو حضرت عثمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مکہ معظّمہ میں ایلچی بن کر گئے ہوئے تھے۔ یہاں لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا: عثمان، اللہ اور اس کے رسول کے کام سے گئے ہوئے ہیں اور ان کی طرف سے میں اپنے ہاتھ پر دوسرے ہاتھ کی بیعت کرتا ہوں۔

(۶) ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کی پیشین گوئی کی اور حضرت عثمانؓ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ایک فتنے میں یہ بھی مظلوم شہید ہوں گے۔

(۷) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری چالیس بیٹیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے ان سب کا نکاح عثمان سے کردیتا۔

(۸) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص رومہ کے کنویں کو کھدوائے گا، اسے جنت ملے گی۔ حضرت عثمانؓ نے اس کنویں کو کھدوایا۔

(۹) جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکرِ عسرہ تیار فرمایا تو حضرت عثمانؓ نے ایک ہزار دینار لاکر خدمتِ رسول میں پیش کئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر آج کے بعد عثمان کوئی نفل کام نہ کریں تو بھی کوئی حرج نہیں۔

(۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے اصحاب میں عادت کے اعتبار سے عثمانؓ مجھ سے زیادہ مشابہ ہیں۔ (تاریخ الخلفا)

اوّلیات:

حضرت عثمانؓ نے کئی باتیں ایسی کیں، جن کی اوّلیت کا سہرا آپؓ کے سر ہے۔ من جملہ ان کے چند درجِ ذیل ہیں:

۱:... سب سے پہلے حضرت عثمان غنیؓ نے مسجد میں خوشبو لگوائی،

۲:... جمعے میں دو اذانیں شروع کروائیں،

۳:... تمام مسلمانوں کو قرآن مجید کی ایک قرأت پر جمع کیا،

۴:... مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں،

۵:... لوگوں کو از خود زکوٰۃ نکالنے کا حکم فرمایا،

۶:... کوتوال پولیس مقرر کیا،

۷:... امام کے لئے محراب بنوایا،

۸:... تکبیر میں آواز دھیمی کروائی،

۹:... آپؓ ہی نے جانوروں کے لئے چراگاہیں چھوڑیں،

۱۰:... جاگیریں مقرر کیں۔

شہادت:

۱۸/ ذوالحجہ سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی تاریخِ شہادت ہے۔ سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت اپنی مظلومیت اور مصیبت نیز نتائج کے لحاظ سے امت میں سب سے پہلی اور بے نظیر شہادت ہے۔

آپؓ کی شہادت سے قبل مسلمان متحد تھے اور ان کی متفقہ قوت کفر اور شعائرِ کفر کو مٹانے میں صَرف ہورہی تھی اور نبوت کی برکات باقی تھیں، مگر آپؓ کی شہادت کے ساتھ ہی وہ تمام برکات اٹھالی گئیں اور امت میں اختلاف وانتشار پیدا ہوگیا اور اب تک جو قوت دشمنانِ اسلام کے خلاف استعمال ہوتی تھی باہم ایک دوسرے کو زیر کرنے میں ضائع ہونے لگی۔ جس تلوار سے کفر کی گردن زدنی ہوتی تھی، اسے مسلمان کی گردن کو دھڑ سے الگ کرنے میں استعمال کیا جانے لگا۔ وہ دن تھا اور آج کا دن ہے کہ مسلمانوں کے آپسی اختلاف بلکہ افتراق کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن سے پوری امت کو فتنوں نے چہار جانب سے گھیر لیا اور ایسے ایسے واقعات رونما ہوئے کہ تاریخ کا مطالعہ کرنے والا دنگ رہ جاتا ہے کہ ’’یہ وہی مسلماں ہیں جسے دیکھ کے شرمائیں یہود!‘‘

آپؓ کی شہادت کے واقعے کو بیان کرنے کے لئے دفتر کے دفتر چاہئیں، مختصر یہ کہ آپؓ کی خلافت کے آخری ایام میں بعض لوگوں میں اختلاف پیدا ہوا اور یہ اختلاف اس قدر بڑھا کہ بغاوت رونما ہوگئی اور باغیوں نے آپ کا محاصرہ کرلیا (اور حضرت حسینؓ جیسے) صحابہ کرامؓ کے آپؓ کے دروازے پر پہرا دینے کے باوجود، گھات لگا کر کسی طرح چھت پر چڑھ کر آپؓ کو نہایت مظلومیت کے ساتھ پیاسا شہید کردیا اور امت دونور والے اس عظیم صحابیِ رسول کے وجودِ مسعود سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگئی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین ☆☆

ہندوانہ تعصب اور تنگ نظری

خالد محمود (سابق یوپئیل کندن)

ایک مسلمان جب یہ اقرار کرتا ہے کہ میں ایمان لایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات صفات پر، ایمان لایا رسولوں پر، ایمان لایا آسمانی کتابوں پر، ایمان لایا فرشتوں پر تو اس ضمن میں لامحالہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام، چاروں آسمانی کتب بھی آجاتی ہیں۔ گویا مسلمانوں کے قلوب واذہان میں جب تک ان کی محبت وعظمت جاگزیں نہ ہوجائے اس وقت تک ان کے ایمان واسلام کی تکمیل نہیں ہوتی۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کفار ومشرکین آسمانی کتب اور اللہ تعالیٰ کے مبعوث کئے ہوئے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے متعلق ایسے توہین آمیز، غلیظ اور نازیبا الفاظ کا استعمال کرتے ہیں جس سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے جذبات شدید ترین طور پر مجروح ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ ایک عرصہ سے جاری ہے، جبکہ اسی دنیا میں غیرمتعصب اور منصف مزاج غیر مسلم شعراء اور مصنفین بھی ہمارے سامنے ہیں، جنہوں نے اپنے اشعار میں انبیاء کرام علیہم السلام خصوصاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ پر لکھی گئی کتب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی اور شان وعظمت کو بیان کیا ہے۔

مگر! حالیہ واقعہ میں کچھ سیاسی ہندو اپنی سیاسی دکان چمکانے کے لئے شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی وتوہین کے مرتکب ہورہے ہیں، جس سے اہلِ اسلام کی دل آزاری ہوئی ہے اور پورے عالم اسلام میں اضطراب اور اشتعال پایا جاتا ہے، کیونکہ اہل اسلام اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی حد تک محبت کرتے ہیں اور اس عشق ومحبت میں دنیا کی کوئی شے کسی بھی طرح حائل نہیں ہوسکتی، ایک مسلمان کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی، اپنے ماں باپ، آل واولاد اور مال ومتاع سے کہیں زیادہ عزیز ہے، سرکارِ دوعالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکت اور آپ سے روحانی نسبت ہمارے ایمان کا بنیادی حصہ ہے، لہٰذا اقوام متحدہ عالمی سطح پر ایسا قانون بنائے جس کی رو سے اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ جو بھی بدبخت آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم ودیگر مقدس شخصیات کی شان اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کرے، ایسے بدبخت پر اس سزا کا نفاذ کیا جائے، تاکہ دنیا بھر میں بسنے والے مسلمانوں کے مذہبی اور روحانی جذبات کبھی بھی مجروح نہ ہوں اور دنیا میں امن وامان کی فضا قائم رہے۔ وماتوفیقی الا باللہ!

مولانا محمد اصغر وٹو کہروڑپکا .... مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اصغر وٹو ہمارے دورۂ حدیث شریف اور عالیہ یعنی مشکوٰۃ شریف والے سال کے ساتھی تھے۔ ہم جامعہ باب العلوم کہروڑپکا میں دوسال اکٹھے پڑھتے رہے۔ بہت ہی کم گو انسان تھے۔ کہروڑپکا کے مضافات میں مسہ کوٹہ کے رہائشی تھے۔ فراغت کے بعد اپنے علاقہ میں زمینداره میں مصروف ہوگئے۔ نیز اسکول کے بچوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھالیتے اور اپنے کام میں مصروف ہوجاتے۔ کبھی کبھار جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے اجتماعات میں ملاقات ہوجاتی۔ نیز ایک دوسرے کی خیر خیریت معلوم ہوجاتی۔ موصوف کے برادرزادہ مولانا ریاض احمد وٹو بھی جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فضلاء میں سے ہیں۔ فراغت کے بعد استاذ جی حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی نوراللہ مرقدہ کے حکم پر جماعت کے شعبہ تبلیغ سے وابستہ ہوگئے اور شیخوپورہ میں مبلغ بنادیئے گئے۔ بہت ہی تیز رفتاری کے ساتھ چلنے لگے۔ ضلع میں کئی ایک مقامات پر قادیانیوں کی اپنی دکانوں، مکانوں، عبادت گاہوں پر آیاتِ قرآنی لکھے ہوئے تھے۔ عزیز موصوف نے کوشش کرکے کلمات طیبہ اور آیاتِ قرآنی محفوظ کرائے۔ قادیانیوں نے ایجنسیوں اور سیکورٹی سے مل ملاکر انہیں گرفتار کرادیا اور ان کے خلاف جعلی اور فرضی کیس بنوادیئے۔ دوسال تک موصوف جیل میں رہے۔ کیس کے خاتمہ پر انہیں فورتھ شیڈول میں ڈال دیا گیا اور ختم نبوت کی خدمت سے محروم ہوگئے۔ انہوں نے فون پر بتلایا کہ آپ کے ساتھی اور دوست مولانا محمد اصغر ۲۳؍جون ۲۰۲۲ء کو انتقال فرماگئے اور ان کی نماز جنازہ استاذ محترم مولانا منیر احمد منور دامت برکاتہم شیخ الحدیث جامعہ باب العلوم نے پڑھائی، جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی۔ انہوں نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں اور بیوہ سوگوار چھوڑے۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ اللھم اغفرلہ ورحمہ وعافہ وبرد مضجعہ

قادیانیت پرغور کرنے کا سیدھا راستہ

آخری قسط

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

میں نے اس صحبت میں آپ حضرات کے سامنے مرزا قادیانی اوران کے دعوؤں کے بارے میں غور وخوض کا یہ اصولی طریقہ رکھنے ہی کا ارادہ کیا تھا۔اب آپ حضرات میں سے جس کو اس بارہ میں کچھ سوچنا اورغور کرنا ہو وہ بڑی آسانی سے غور کرسکتا ہے اور دو اور دو چار کی طرح ایک یقینی نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔باقی کسی کو ہدایت دینا تو اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔

یہ عاجز جب اپنی یہ بات پوری کرکے خاموش ہوا تو ایک قادیانی نے بڑی شکایت اور ناگواری کے ساتھ کہا کہ ہم تو اس لئے جمع ہوئے تھے کہ حیات مسیح اور اجرائے نبوت کے مسئلوں کے متعلق آپ سے کچھ سوال کریں گے اور آپ قرآن شریف سے ہمیں اس کا جواب دیں گے۔ لیکن آپ نے ہمیں کچھ کہنے اور پوچھنے کا موقع ہی نہیں دیا اور حضرت اقدس مسیح موعود کی شخصیت کے متعلق تقریر شروع کردی۔

میں نے کہا کہ آپ کا خیال اور ارادہ ایسا ہی ہوگا۔لیکن میں تو آپ کے خیال یا ارادہ کا پابند نہیں۔آپ مجھے نہیں جانتے ہوں گے۔لیکن میں قادیانیت کو اور قادیانیوں کو خوب جانتا ہوں اور میرے نزدیک قادیانیت کے بارے میں غور کرنے کا صحیح راستہ اور طریقہ یہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے۔اس طرح مرزا قادیانی کی حقیقت بالکل بے نقاب ہوکر سامنے آجاتی ہے اوران کی نبوت کا پردہ کھل جاتا ہے اور معمولی سے معمولی سمجھ رکھنے والوں کے لئے بھی ان کے دعوؤں کے بارے میں فیصلہ کرنا آسان ہوجاتا ہے اور کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔لیکن ہاں میں جانتا ہوں کہ قادیانی صاحبان کی ہمیشہ یہ کوشش ہوا کرتی ہے کہ مرزا قادیانی کے متعلق

> اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں اورقادیانیوں کے اختلاف کی نوعیت دوسرے اسلامی فرقوں کے باہمی اختلاف سے بالکل مختلف ہے

گفتگو نہ ہو۔بلکہ حیات وممات مسیح جیسے مسائل پر بات ہو۔تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ ہم مسلمانوں اور قادیانیوں میں اصل اختلاف بس اتنا ہی ہے کہ بعض آیتوں اور حدیثوں کے معنی ہمارے علماء کچھ اور بیان کرتے ہیں اور قادیانی کچھ اور سمجھتے ہیں اوراس طرح وہ لوگ قادیانیوں کو بھی مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ جانیں۔

حالانکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے اختلاف کی نوعیت دوسرے اسلامی فرقوں کے باہمی اختلاف سے بالکل مختلف ہے۔قادیانی صاحبان ایک شخص کو نبی مانتے ہیں اور نبی کی طرح اس کی ہر بات اور ہر مسئلہ پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں اور جو شخص ان کو نہ مانے اس کو کافر سمجھتے ہیں جیسے کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہدایت اور ہر تعلیم کا ماننا اوراس پر ایمان لانا ضروری سمجھتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں کو کافر جانتے ہیں تو قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی اصل بنیاد کوئی باریک علمی مسئلہ نہیں ہے۔بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت اوران کا دعوئے نبوت ہے اور ہمارے نزدیک اس کی جانچ پڑتال کا سیدھا راستہ یہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا ہے اور اس لئے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی شخص قادیانیت کے بارہ میں کچھ بات کرنا چاہے اور میں اس سے کچھ کہنا مفید اور مناسب سمجھوں تو پہلے یہی اصولی باتیں اس کے سامنے رکھ دیتا ہوں۔اگر اس میں کچھ بھی حق پرستی ہوتی ہے تو ان سیدھی سادھی اور بالکل صاف بدیہی باتوں کے سامنے آجانے کے بعد اس کا ذہن مرزا قادیانی کے بارہ میں بالکل صاف ہوجاتا ہے اور وہ اپنے اس اطمینان کا اظہار کردیتا ہے کہ اب میں مرزا قادیانی کو کاذب اور مفتری سمجھتا ہوں (جیسا کہ

ان باتوں کے سامنے آنے کے بعد سمجھنا چاہئے) پھر اگر وہ حیات وممات مسیح کے بارہ میں بھی بات کرنے اور سمجھنے کا خواہش مند ہوتا ہے تو میں اس کے سمجھانے کی بھی کوشش کرتا ہوں اور اگر مرزا قادیانی کے بارہ میں اس کا ذہن صاف نہیں ہوتا اور وہ ان سے اپنی بے زاری ظاہر نہیں کرتا تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ یہ شخص نہایت ہٹ دھرم ہے اور اس میں قبول حق کی بالکل صلاحیت نہیں ہے۔ پھر اس سے بات کرنے میں اپنا وقت ضائع کرنا میں بالکل درست نہیں سمجھتا اور خواہ مخواہ اپنی قابلیت اور ہمہ دانی کے اظہار کے لئے وقت خراب نہیں کرتا۔

ہاں! پہلے ایک زمانے میں جب اپنے وقت کی اتنی قیمت نہیں سمجھتا تھا تو ایسا بھی کرلیا کرتا تھا اور صرف بحث کے لئے اور دوسرے کو قائل کرنے کے لئے بھی وقت صرف کردیا کرتا تھا۔ لیکن اب میں اپنا وقت صرف ضروری اور مفید کاموں ہی پر صرف کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے آپ حضرات سے بھی میں یہی کہتا ہوں کہ اگر میری اس گفتگو کے بعد مرزا قادیانی کی شخصیت کے بارے میں آپ کا ذہن صاف ہوگیا ہو اور آپ کے دل نے ان باتوں کو قبول کرلیا ہو جو میرے نزدیک بالکل قطعی اور بدیہی ہیں تو بسم اللہ میں بڑی خوشی سے حیات مسیح کا مسئلہ سمجھانے کے لئے اسی طرح اور ابھی تیار ہوں اور انشاءاللہ آپ اس کے بارہ میں بھی ابھی مطمئن ہوجائیں گے۔ لیکن اگر آپ سب کچھ سننے کے بعد بھی مرزا قادیانی کو ’’حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام‘‘ ہی مانتے ہوں تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ حق کے متلاشی نہیں ہیں اور کسی بات کے ماننے کا آپ کا ارادہ ہی نہیں ہے۔ ایسی حالت میں صرف اپنی قابلیت جتانے کے لئے آپ پر مزید وقت صرف کرنا میں صحیح نہیں سمجھوں گا۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اس کی توفیق سے میرا وقت اچھے کاموں پر صرف ہوتا ہے اور جن کاموں کو میں لایعنی سمجھتا ہوں حتی الامکان ان سے بچنے کی اور اپنے کو بچانے کی کوشش کرتا ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ’’من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه ‘‘ (مسند احمد، ج:۳،ص:۲۵۹، حدیث:۱۷۳۷) یعنی کسی آدمی کے مسلمان ہونے کی خوبی اور اس کا کمال یہ ہے کہ وہ ان کاموں میں نہ پڑے جو مفید نہ ہوں۔

قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی اصل بنیاد مرزا غلام احمد قادیانی کی شخصیت اور ان کا دعوئے نبوت ہے

اس کے بعد ان ہی قادیانی صاحب نے کہا کہ جو باتیں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود کے متعلق بیان کی ہیں ان سب کا بھی جواب ہے۔ لیکن وہ جواب ہم نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہمارے جن عالموں کا یہ کام ہے وہ آپ کو جواب دیں گے۔ لہٰذا اس کے لئے کوئی وقت مقرر کریں۔ ہم اپنے کسی عالم کو بلانے کا انتظام کریں گے۔

میں نے کہا یعنی آپ مناظرہ کے لئے میرا وقت چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا جی ہاں!

میں نے کہا: قادیانی مناظرین کو میں خوب جانتا ہوں۔ اپنے پرانے زمانے میں ان کا میں نے کافی تجربہ کیا ہے۔ ان میں قبول حق کی ادنیٰ صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ انتہائی درجہ کے ہٹ دھرم ہوتے ہیں جو کچھ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق آپ کو بتلایا ہے ہر قادیانی مناظران سب باتوں کو خوب جانتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ مرزا قادیانی کا کلمہ پڑھتا ہے۔ ان کو نبی مانتا ہے اور نبی ثابت کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے ان پر اتمام حجت بھی ہمارے ذمہ نہیں رہا۔ کوئی قادیانی مناظر اب ایسا نہیں ہے جو خدا کے سامنے یہ کہہ سکے کہ میں مرزا قادیانی کے ان پہلوؤں کو نہیں جانتا: ’’قد تبین الرشد من الغی‘‘ (البقرہ:۲۵۶) اور اس کا نمونہ آپ خود موجود ہیں۔ جو کچھ میں نے مرزا قادیانی کے متعلق کہا وہ سب آپ نے ان کی کتابوں سے سنا اور ان میں سے کسی ایک بات کا بھی آپ کے ذہن میں کوئی جواب اور کوئی معقول تاویل نہیں ہے۔ اس کے باوجود ابھی تک آپ بے تکلف مرزا قادیانی کو حضرت اقدس مسیح موعود کہتے ہیں۔ دراصل یہی وہ کھلی ہوئی ہٹ دھرمی ہے جس کے تجربہ کے بعد ہم ایسے لوگوں پر زیادہ وقت صرف کرنا فضول سمجھتے ہیں۔ اگر آپ میں حق پرستی کا کوئی ذرہ بھی ہوتا تو آپ کم ازکم یہ کہتے کہ یہ باتیں تو ایسی ہیں کہ اگر یہ صحیح ہیں تو مرزا قادیانی ہرگز نبی یا مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ لیکن ہم اس پر ذرا غور کریں گے اور تحقیق کریں گے۔ لیکن آپ کا حال یہ ہے کہ یہ سب سننے کے بعد بھی آپ ان کو نبی اور مسیح موعود ہی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگرچہ ہم جواب نہیں دے سکتے مگر ان باتوں کا جواب ہے ضرور اور وہ ہمارے مناظر

صاحب دے سکیں گے۔

دراصل یہی وہ ذہنیت ہے جس کے بعد قبول حق کی توفیق نہیں ہوتی اور آپ کے مناظرین میں یہ بات آپ سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔اس لئے میں تو ان کو بالکل اس لائق نہیں سمجھتا کہ ان سے گفتگو میں پانچ منٹ بھی اپنے صرف کروں۔ اگرچہ ایک زمانہ میں اس کام کا بھی شوق تھا۔لیکن اب میں اس کو اپنے وقت کی اضاعت سمجھتا ہوں۔ اگر واقعی اللہ کا کوئی بندہ طالب تحقیق ہوتو اس کی خدمت کرنا اور اس پروقت صرف کرنا اپنا فرض ہے اور اس کے لئے یہ عاجز ہر وقت حاضر ہے اور حیات مسیح کا مسئلہ ہو یا اجرائے نبوت کا۔ الحمدللہ! ان میں سے کسی مسئلہ پر بھی مجھے کسی تیاری کی بھی ضرورت نہیں۔ لیکن آپ کے مناظرین کو میں بالکل اس کا اہل نہیں سمجھتا کہ ان سے گفتگو پر وقت صرف کروں۔آپ نے جو کچھ مجھ سے سنا اللہ تعالیٰ توفیق دے تو بس اس پر غور کیجئے اور مرزا قادیانی کی شخصیت کو سمجھنے کی ضرور کوشش کیجئے اور ان کو سمجھنے کا سیدھا راستہ وہی ہے جو میں نے آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں آپ کو اگر اپنے مناظرین سے بات کرنے کی ضرورت محسوس ہو تو ان سے بات کیجئے۔ لیکن مجھے ان سے بات کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں انہیں اور ان کی باتوں کو خوب جانتا ہوں۔

نوٹ!

یہ گفتگو اپنے حافظہ کی مدد سے اور ان نوٹوں کی مدد سے جو اپنی عادت کے مطابق گفتگو سے چندمنٹ پہلے کاغذ کے ایک پرچہ پر لکھ لئے تھے کئی ہفتے کے بعد تحریر میں لائی گئی تھی۔اس لئے اس میں کافی امکان ہے کہ کوئی بات مجلس میں زیادہ تفصیل سے کہی گئی ہو اور اس تحریر میں اتنی تفصیل سے نہ آئی ہو یا کوئی بات وہاں زیادہ تفصیل سے نہ کہی گئی ہو اور یہاں اس کا بیان زیادہ تفصیل سے ہو گیا ہو۔ اسی طرح الفاظ وطرز بیان میں بھی جابجا یقیناً فرق ہو گیا ہوگا۔ لیکن اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔خاص کر اس لئے بھی کہ مقصد اس مجلس کی روداد سنانا نہیں ہے بلکہ قادیانیت کے متعلق غور کرنے کا جو اصولی راستہ اس مجلس میں پیش کیا گیا تھا بس اس کو قلمبند کر کے شائع کر دینا مقصود ہے۔ تاکہ بوقت ضرورت اللہ کے بندے اس سے کام لے سکیں۔ واللہ یھدی من یشاء الیٰ صراط مستقیم!

☆☆..................☆☆

دکھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتائی معالجین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدابیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خونی پیچش ہوں اور تکے کباب روسٹ بروسٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی اُمید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور ذیابیطس بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب ونظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار رہوں اور 3 ایوارڈ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں مرکزی نائب سرپرست متحدہ حکماء محاذ پاکستان خُدانخواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔انشاء اللہ شفائے کاملہ وعاجلہ ہوگی ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوائی نہیں ہے

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی
0321-7545119
0345-7545119
کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
مس کال نہیں کال کیجئے
یو بی ایل کرنٹ اکاؤنٹ نمبر
0341232584961
موبی کیش اکاؤنٹ نمبر
0321-7545119
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
0345-7545119
لاہور اوکاڑہ روڈ حبیب آباد عقب سرکاری ہسپتال

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کروالیں۔ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

بے خوابی	بند نزلہ	رال ٹپکنا	ٹی بی	گیس	ضعف بصر	تقطیر البول	بے اولادی	بول بستری	عرق النساء	برص	بال گرنا	تلخ جنون	ہسٹریا	استسقاء	ہیموفیلیا
نسیان	کیرا	لکنت	کولسٹرول	السر	بھگندر	سلسل البول	اسقاط	وجع المفاصل	کمردرد	رسولیاں	بال سفید ہونا	خاموش جنون	اعضاء کا سن ہونا	اماس	کمی جراثیم
مرگی	چھوٹا قد	گلہڑ	دل کا درد	دائمی قبض	درد گردہ	بواسیر	اولاد نرینہ	تحجر المفاصل	تشنج وکزاز	پسینے کی زیادتی	کمی خون	اعصابی کمزوری	فالج	پس سیل	عنانت
رعشہ	مونہہ سے بدبو	دمہ	دل کا دورہ	سنگرہنی	پتھری	سوزاک	ٹیوبز کا بند ہونا	گینٹھیا	مہرے ہل جانا	موٹاپا	تریاق نشہ	جسمانی کمزوری	بلڈ پریشر	بچی لاغری کھانسی	ایزوسپرمیا
ٹینشن	مونہہ کے چھالے	تپ دق	بھوک بند ہونا	قولنج	شوگر	اٹھرا	سوکڑا	یورک ایسڈ	الرجی	دبلا پن	سانس پھولنا	دل گھبرانا	ہیپاٹائٹس	گنگرین	سدا جوانی

ایک روزہ تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس، میٹروول

الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ملک بھر میں تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس منعقد ہوتے رہتے ہیں انہیں کورسز میں سے ایک جامعہ اشرفیہ امدادیہ (میٹرویل سائٹ کراچی) میں 8 جون 2022ء بروز بدھ ایک روزہ تربیتی کورس منعقد ہوا۔ کورس کے انعقاد کے لئے گزشتہ کئی دنوں سے ہمارے سائٹ ٹاؤن کے مسؤل مفتی سیّد مشتاق احمد شاہ، مولانا عبدالحی مطمئن اور دیگر ذمہ داران اور کارکنان میں باہم مشاورت ہوتی رہی۔ چنانچہ باہمی مشاورت سے کورس کا دن، وقت، اساتذہ اور موضوعات وغیرہ طے کئے گئے۔ کورس کی سرپرستی جامعہ اشرفیہ امدادیہ کے مہتمم نمونۂ اسلاف حضرت مفتی عبدالجبار مدظلہ فرما رہے تھے، جبکہ نگرانی جامعہ کے ناظم تعلیمات استاذالحدیث حضرت مولانا ابوبکر مدظلہ فرما رہے تھے۔ جامعہ میں تربیتی کورس کا آغاز صبح ساڑھے سات سے شروع ہوکر ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا۔ پہلا درس ضلع کورنگی کے مسؤل مولانا عبدالغنی مدظلہ کا عقیدۂ ختم نبوت کے عنوان پر ہوا، انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی تعریف اور اس کی جزئیات اور اس پر قادیانیوں کے حربے اور من چاہی تاویلوں کا تشفی بخش جواب دیا اور آیت خاتم النبیین کی تشریح فرماتے ہوئے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی اور کسی بھی قسم کا نیا نبی دنیا میں نہیں آئے گا۔ ان کے بعد دوسرا درس مبلغ ختم نبوت کراچی مولانا عبدالحی مطمئن کا فتنۂ قادیانیت کے عنوان پر ہوا، جس میں انہوں نے مرزا قادیانی ملعون کی پیدائش سے لے کر موت تک کی زندگی کے چیدہ چیدہ احوال اور اس کی ذریت (قادیانیوں) کا پوسٹ مارٹم کیا۔

بعدازاں آخری درس حضرت مولانا قاضی احسان احمد کا حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر ہوا، حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر گفتگو کے ساتھ ساتھ مسلمان اور قادیانی کے مابین مناظرہ کے اصول طلبہ کو ذہن نشین کروائے، مزید کہا کہ:

1: قادیانیوں سے ختم نبوت کے عنوان پر بحث کرنا درست نہیں۔

2: اجرائے نبوت پر مناظرہ کرنا درست نہیں۔

3: آخری نبی کون ہے؟ اس عنوان پر مناظرہ درست ہے۔

4: وفات مسیح علیہ السلام بمقابلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان پر درست نہیں۔

5: رفع ونزول مسیح علیہ السلام کے عنوان پر مناظرہ درست ہے۔

6: سیرت مرزا پر مناظرہ کرنا درست ہے۔

سیرت مرزا کے عنوان پر قادیانی ہرگز مناظرہ کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ ان میں سے ہر ایک کی وجہ اور مکمل وضاحت بھی کی۔

حضرت مولانا امین صفدر اوکاڑویؒ کا فرمان نقل فرمایا کہ کامیاب مناظرہ ہے:

1:......جو سائل ہو، 2:......جو اپنا عنوان پیش کرے، 3:......جو قوت برداشت کا حامل ہو، 4:......جو اپنے موضوع پر دسترس رکھتا ہو اور جو دلائل کا بادشاہ ہو۔

آخر میں حضرت ہی کی دعا سے کورس کا اختتام ہوا، اللہ تبارک وتعالیٰ تمام حضرات کی مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت وناموس اور تحفظ ختم نبوت کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

☆☆..............☆☆

حکیم محمد فاضل انگوی رحمۃ اللہ علیہ

حکیم محمد فاضلؒ انگہ ضلع خوشاب کے متحرک جماعتی رفقاء میں سے تھے۔ جماعتی مبلغین کے بیانات کرا کر خوش ہوتے، جماعتی کاز پر جان چھڑکتے۔ انگہ جامع مسجد قاضیاں کے ہمسایہ تھے۔ راقم کو دو تین مرتبہ ان کی مہمانی کا شرف حاصل ہوا۔ جامع مسجد قاضیاں کا اہتمام وانصرام اگرچہ قاضی خاندان کے پاس رہا ہے۔ اب بھی مالی ضروریات مولانا قاضی شفیق الرحمٰن مدظلہ مہتمم جامعہ قادریہ رحیم یار خان پورا کرتے ہیں اور مقامی طور پر قاری محمد بشیر مدظلہ انتظام سنبھالے ہوئے ہیں، آج سے پندرہ بیس سال پہلے جب راقم نے انگہ کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا تو میرے میزبان حکیم محمد فاضلؒ تھے۔ کافی دیر تک جماعتی بزرگوں کے حالات وواقعات سناتے رہے، جب بھی حاضری ہوتی ہمارے میزبان حکیم صاحب ہوتے تھے۔ راقم نے ۳/جون کا جمعۃ المبارک کا خطبہ جامع مسجد قاضیاں انگہ میں دیا تو معلوم ہوا کہ حکیم صاحب یکم اپریل ۲۰۲۲ء کو عالم آخرت کو سدھار گئے۔ اللہ پاک انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامعہ حسن ابن علی المرتضیٰ گوجرہ روڈ: ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بانی ہمارے استاذ محترم حکیم العصر حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ کے شاگرد رشید اور خلیفہ حضرت مولانا ظفر احمد قاسم مدظلہ ہیں انہوں نے اپنے ذوق کے مطابق بیس کنال زمین خرید کرکے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ عالی شان جامع مسجد تعمیر کے مراحل طے کررہی ہے۔ کئی ایک کمرے، درسگاہیں اور دارالاقامے بھی بن رہے ہیں۔ اللہ پاک دن دگنی رات چوگنی ترقی سے نوازیں۔ ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب سلمہ کی معیت میں کچھ دیر مدرسہ میں ۳۱ مئی کو قیام کیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جھنگ کا انتخابی اجلاس: مجلس کے دستور کے مطابق ہر تین سال بعد ممبرسازی ہوتی ہے اور ممبرسازی کے بعد تشکیل جماعات، گزشتہ سہ ماہی میں احباب نے ممبرسازی کی۔ رواں سہ ماہی میں جماعتوں کی تشکیل کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ ۳۱ مئی کو جامعہ علوم شرعیہ میں شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم مدظلہ کی صدارت میں علماء کرام اور جماعتی رفقاء کا اجلاس ہوا۔ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مندرجہ ذیل عہدیداروں کی تشکیل ہوئی:

سرپرست: مولانا عبدالرحیم مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ جھنگ،
امیر: مولانا سیّد مصدوق حسین شاہ،
نائب امیر: مولانا محمد عثمان طارق،
ناظم اعلیٰ: مولانا محمد سرور خان،
ناظم تبلیغ: مولانا عبدالعلیم حقانی،
ناظم نشرواشاعت: مولانا ناصر حسن،
خزانچی: شیخ محمود،
اراکین مجلس عمومی: قاری عبدالرحمٰن، قاری خلیل احمد، قاری محمد افضل، مولانا عبدالمالک فاروقی، حاجی گل رحمٰن، مولانا عمر دراز، محمد انور مغل، قاری محمد طاہر امام جامع مسجد شیخ لاہوریؒ، ڈاکٹر محمد نوید ابن حاجی اشتیاق احمدؒ، مولانا مفتی محمد فاروق۔ طے ہوا کہ عہدیداران بھی مجلس عمومی کے اراکین ہوں گے۔ مقامی اجلاسوں میں بھی یہی حضرات ذمہ دار ہوں گے۔

اجلاس میں شیخ حرم مولانا محمد مکی مدظلہ کے فرزند ارجمند مولانا محمد عارف مکیؒ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج والم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

مولانا غلام حسین مدظلہ کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا اور ان کی صحتیابی کی دعا کی گئی۔ نیز نئے آنے والے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی کا خیرمقدم کیا گیا، جبکہ مولانا محمد سلمان جو کچھ عرصہ سے جھنگ میں کام کررہے تھے۔ ان کا تبادلہ ساہیوال کردیا گیا۔

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا: جھنگ اجلاس سے فارغ ہوکر ساہیوال سرگودھا کا سفر کیا۔ فقیہ الامت مولانا سیّد عبدالکریم گمتھلویؒ مجاز صحبت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے ۱۳۴۱ھ مطابق ۱۹۲۳ء راجپورہ ریاست پٹیالہ میں عربی مدرسہ قائم کیا۔ ۱۳۵۶ھ مطابق ۱۹۴۱ء، حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے حکم پر شاہ آباد ضلع کرنال میں ”مدرسہ قدوسیہ“ قائم فرمایا ۱۳۶۰ھ میں اس کا نام مدرسہ حقانیہ رکھا گیا۔ تقسیم ہند کے بعد حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ فاضل دارالعلوم دیوبند نے اس کی نشاۃ ثانیہ ساہیوال سرگودھا میں کی۔ یوں تو جامعہ حقانیہ میں تمام شعبہ جات کام کررہے ہیں، لیکن شعبہ تخصص فی الفقہ والافتاء خصوصی شعبہ ہے۔ حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی سیّد عبدالقدوس ترمذی مدظلہ اس کی آبیاری میں مصروف ہیں۔ موصوف مایہ ناز فقیہ ہیں۔ ۳۱ مئی ۲۰۲۲ء عشاء کی نماز کے بعد جامعہ حقانیہ سے متصل جامع مسجد میں راقم کا تفصیلی بیان ہوا، جس میں سینکڑوں حضرات نے شرکت کی۔

خوشاب میں ماہانہ تربیتی نشست: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد عمر پانڈیانوالہ میں یکم جون ۲۰۲۲ء مغرب سے عشاء تک تربیتی نشست منعقد ہوئی، جس کی صدارت مقامی امیر مولانا سعید احمد اسعد نے کی۔ تلاوت قرآن جناب قاری محمد نعمان نے کی۔ نعتیہ کلام جناب مولانا محمد لقمان نے پیش کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ڈویژنل مبلغ مولانا محمد نعیم اور مولانا محمد شریف مقامی امیر نے سرانجام دیئے، جبکہ مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے عقیدہ ختم

نبوت کی اہمیت قرآن پاک، احادیث نبویہ اور اجماع امت سے پیش کیا۔مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے فرمایا کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے خلیفۃ الرسول بلافصل جو سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے،معراج نبوی کی تصدیق کرنے والے،سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنے والے اور سب سے پہلے خلیفہ ہیں، جہاں آپ پہلے خلیفہ ہیں وہاں تحریک ختم نبوت کے پہلے قائد بھی ہیں۔آپ نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بارہ سو صحابہ کرام کی عظیم الشان قربانی پیش کی۔ مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا،مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت اسی کا تسلسل ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تحریک سیّدنا صدیق اکبرؓ کی شروع کی ہوئی تحریک ختم نبوت کا تسلسل ہے۔آپ نے مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ اور امت مسلمہ کی جدوجہد پر روشنی ڈالی اور سامعین سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت وہ قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا مطالبہ کیا۔ سامعین نے بھرپور حمایت کی یقین دہانی کرائی۔

جامعہ عائشہ للبنات خوشاب: جامعہ کے بانی مولانا مفتی عظمت اللہ ہیں۔مجلس خوشاب کے امیر مولانا محمد شریف اسی ادارہ میں استاذ ہیں۔ان کی دعوت پر صبح گیارہ تا بارہ بجے تک بنات اور خواتین میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان ہوا۔ ادارہ میں ۱۵۰ بنات زیر تعلیم ہیں۔ دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ بنات کی ماؤں نے بھی شرکت کی۔

جامعہ سیّدنا الحسن ابن علی جوہر آباد: جامعہ کے بانی مولانا مفتی حسین احمد مدظلہ ہیں، دو سال پہلے ادارہ کی بنیاد رکھی گئی ثالثہ تک درجہ کتب اور حفظ قرآن کی کلاسیں کام کر رہی ہیں، چار بجے سہ پہر درس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں طلبہ کے علاوہ اہل محلّہ نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ ۲/جون ۲۰۲۲ء کو بیان ہوا۔مولانا مفتی حسین احمد دارالعلوم کراچی سے فارغ التحصیل اور تخصص کا کورس کر چکے ہیں۔مجلس کے متحرک احباب میں سے ہیں، اللہ پاک انہیں جزائے خیر سے نوازیں۔

قائد آباد میں ختم نبوت سیمینار: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعۃ العلوم الاسلامیہ قائد آباد میں ۲/جون ۲۰۲۲ء عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔صدارت مولانا منیر احمد نے کی۔تلاوت کی سعادت ایک طالب علم نے حاصل کی۔نعتیہ کلام پاک بھی ایک ساتھی نے پیش کیا۔سیمینار سے مولانا نعیم مبلغ،مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔مقررین نے سامعین سے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت اور قادیانیت کے تعاقب اور قادیانی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کا عہد لیا۔ پروگرام مغرب کے بعد شروع ہو کر رات تک جاری رہا۔جامعہ میں بنات میں دورۂ حدیث شریف تک اور بنین میں حفظ کے علاوہ ثالثہ تک تعلیم ہوتی ہے۔

انگہ وادی سون میں خطبۂ جمعہ: جامع مسجد قاضیاں انگہ تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے مولانا قاضی عبدالرسولؒ نے بنیاد رکھی۔ ان کے بعد مولانا قاضی عبدالجلیلؒ (بانی جامعہ قادریہ رحیم یار خان) نے نظم سنبھالے رکھا۔ قاضی عبدالجلیلؒ کے بعد آپ کے فرزند ارجمند مولانا قاضی عزیز الرحمٰنؒ انتظامات کی نگرانی کرتے رہے۔موخر الذکر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور رحیم یار خان مجلس کے امیر رہے۔رحیم یار خان دفتر کی تعمیر میں ان کا موثر کردار ہے۔ راقم نے مجلس میں آنے کے بعد ۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۰ء تک ان کی نگرانی میں مبلغ کے فرائض سرانجام دیئے۔مولانا قاضی عزیز الرحمٰنؒ کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا قاضی شفیق الرحمٰن مدظلہ جامعہ قادریہ کا اہتمام اور مجلس رحیم یار خان کی امارت سنبھالے ہوئے ہیں، متحرک اور فعال عالم دین ہیں۔انگہ جو وادی سون کا مشہور قصبہ ہے جو مردم خیز ہے۔ یہاں کئی ایک علماء کرام نے جنم لیا۔ ہمارے جابہ مرکز کے ایک عرصہ تک امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دینے والے حافظ محمد حیاتؒ بھی انگہ کے رہنے والے تھے،ان کے والد محترم کپتان غلام محمد احرار میں سالار کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔۳/جون جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے جامع مسجد قاضیاں میں دیا،جبکہ ڈویژنل مبلغ مولانا محمد نعیم سلمہ نے جامع مسجد حیدر کرار میں دیا۔

اچھالی میں جلسہ: اسی روز ۳/جون کو جامع مسجد فاروق اعظم اچھالی میں جلسہ منعقد ہوا۔جس کی صدارت مولانا عطاء اللہ نے کی۔ موصوف یہاں ہر روز درس قرآن دیتے ہیں۔آپ کا درس پورے وادی سون میں مشہور ہے۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔اچھالی مدرسہ کے استاذ و مدرس نے تلاوت قرآن اور نعتیہ کلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ جابہ مرکز ختم نبوت کے نگران مولانا محمد اسماعیل انگوی اور تفصیلی خطاب مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔مبلغین ختم نبوت نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان کیا۔

صدیق آباد میں جلسہ ختم نبوت: صدیق

آباد کا قدیمی نام کفری ہے۔ یہاں کے مولانا خدا بخشؒ اور مولانا محمد بخشؒ نے وادی میں موثر دینی کردار ادا کیا۔ جامعہ اسلامیہ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ راقم نے اس کا جوبن دیکھا ہے۔ مولانا محمد بخشؒ ایک منجھے ہوئے عالم دین تھے۔ ہائی اسکول میں ٹیچر اور ہیڈ ماسٹر کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جہاں بھی رہے، دین اسلام کے مبلغ کا کردار ادا کرتے رہے۔ موخرالذکر کی وفات کے بعد جامعہ اسلامیہ کا کروفر ختم ہوگیا۔ اب حفظ و ناظرہ کی کلاسیں ہیں۔ ہمارے میزبان مولانا محمد خبیب سلمہ کے والد محترم مولانا احمد رضاؒ بھی علاقہ میں موثر کردار ادا کرتے رہے۔ مولانا محمد خبیب جامعہ اسلامیہ سرگودھا کے فاضل اور متحرک عالم دین ہیں۔ وادی سون میں ختم نبوت کے حوالہ سے ان کا ایک موثر کردار ہے۔ ان کے مدرسہ کی جامع مسجد میں ۳؍جون ۲۰۲۲ء مغرب کی نماز کے بعد پروگرام منعقد ہوا جو بھرپور جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔ مولانا محمد اسماعیل انگوی، مولانا محمد نعیم، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے جاندار اور شاندار بیانات ہوئے۔ جن میں قادیانی عقائد وعزائم اور تحریکہائے ختم نبوت پر روشنی ڈالی گئی۔

موسیٰ زئی کے سجادہ نشین اور ان کے بھائی سے ملاقات: موسیٰ زئی شریف کی خانقاہ ایک مشہور زمانہ خانقاہ ہے۔ جس کے بانی مولانا دوست محمد قندہاریؒ تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے جانشین حضرت اقدس مولانا پیر سراج الدینؒ نے موسیٰ زئی شریف کی خانقاہ کو چار چاند لگادیئے۔ یہ خانقاہ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی مشہور زمانہ خانقاہ ہے۔ ہمارے حضرت اقدس سراج السالکین مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ بھی اسی خانقاہ کے فیض یافتہ حضرت مولانا محمد امیر داماتیؒ، حضرت فضل علی مسکین پوریؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی مولانا احمد خانؒ نے اسی چشمہ فیض سے سیرابی حاصل کی۔ اسی خانقاہ کے ایک سجادہ نشین مولانا محمد اسماعیل سراجیؒ تھے، ان کے فرزند اکبر حضرت میاں محمد نعمان مدظلہ اور مولانا محمد سعد المعروف مرشد بابا جو گرمیاں یہاں گزارتے ہیں ڈیب شریف کے نام سے خانقاہ ہے۔ دونوں حضرات کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت سعد مرشد بابا ہماری چناب نگر کانفرنس میں شرکت فرماتے رہے۔ آج کل بستر علالت پر ہیں۔ ۳؍جون صبح گیارہ سے ساڑھے بارہ بجے تک ان حضرات کی خدمت میں حاضری ہوئی اور ان سے دعائیں لیں۔ حضرت مرشد بابا کے فرزند گرامی مولانا محمد عمیر کو چناب نگر کانفرنس میں شرکت کی ایڈوانس دعوت دی جو انہوں نے قبول فرمائی۔

جامع مسجد کھوڑہ میں بیان: کھوڑہ بھی وادی سون کا مشہور مقام ہے۔ اہل حق کے مرکز جامع مسجد عمر فاروق میں ۴؍جون ظہر کے بعد پروگرام ہوا، جس میں بہت سے احباب نے شرکت کی۔ یہاں بھی بیانات ہوئے۔

جامعہ دوستیہ نوشہرہ میں خطاب: جامعہ دوستیہ کا نام خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف کے بانی حضرت اقدس دوست محمد قندہاریؒ کی نسبت سے رکھا گیا۔ جامعہ میں حفظ قرآن کی معقول درسگاہ قائم ہے۔ مولانا مفتی محمد طیب کی سرپرستی میں ترقی کے منازل طے کررہی ہے۔ ۴؍جون عصر کی نماز کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا مختصر بیان ہوا۔

مردوال: قدیم جماعتی مرکز ہے۔ موجودہ خطیب کے والد محترم مولانا محمد دینؒ جابہ ختم نبوت کانفرنس کے شرکاء کے لئے مردوال سے کھانا پکوا کر لے جاتے اور جماعتی بزرگوں کو اپنے ہاتھ سے کھلاکر بہت خوش ہوتے، ان کے فرزند ارجمند مولانا محمد ادریس کے حکم پر مردوال میں جلسہ منعقد ہوا، جس میں مولانا محمد اسماعیل جابہ اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ سامعین بڑے انہماک اور توجہ سے ابتدا تا اختتام جلسہ تشریف فرما رہے مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر بیان فرمائے۔

جامع مسجد حنفیہ لوئر مال مری: مسجد کے خطیب مولانا خالد حسین عباسی سلمہ ہیں، جو دارالعلوم کراچی کے فاضل اور متخصص ہیں۔ دارالعلوم کے شیخین حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے نامور تلامذہ میں سے ہیں۔ موخرالذکر سے اصلاحی تعلق ہے۔ ان کی خواہش پر ۶؍جون ۲۰۲۲ء مغرب سے عشاء تک پروگرام ہوا۔ راولپنڈی ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد طارق اور شیخوپورہ کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن منگلا کے بیانات ہوئے۔ موخرالذکر نے پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا۔

جامعہ عائشہ صدیقیہ للبنات: جامعہ کے بانی مولانا محمد وقاص شبیر سلمہ ہیں، جو تبلیغی جماعت کے بزرگ بھائی شبیر احمد کے فرزند ارجمند ہیں۔ ان کی استدعا پر مولانا فضل الرحمٰن منگلا نے پروجیکٹر کے ذریعہ لیکچر دیا اور بنات کو قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا، یہ لیکچر ۷؍جون ۲۰۲۲ء کو صبح دس اور گیارہ بجے کے درمیان ہوا۔

خبروں پر ایک نظر

ہندو انتہا پسندوں کا مسلمانوں کی املاک گرانے اور پُر تشدد واقعات پر

انسانی حقوق کے ادارے اور تنظیموں کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے

لاہور..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گلشن راوی لاہور کے زیر اہتمام انڈیا میں ہونے والی گستاخی کے خلاف ریلی کا انعقاد، تحفظ ناموس رسالت ریلی مون مارکیٹ تا موڑ سمن آباد تک نکالی گئی، ریلی میں ہزاروں عاشقان مصطفیٰ نے شرکت کی۔ مقررین و عاشقان رسول نے مختلف قسم کے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے، پلے کارڈز پر مختلف نعرے ناموس رسالت پر جان بھی قربان ہے، توہین رسالت سب سے بڑی دہشت گردی، انڈیا کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات منقطع کئے جائیں درج تھے۔ مظاہرین نے انڈیا کی دریدہ ذہنی کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت دنیا کا بدترین فسطائی ملک بن چکا۔ اقوام متحدہ انسداد توہین رسالت کے لئے مؤثر قانون سازی کرے، عالمی ادارہ بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم رکوائے، ہندو انتہا پسندوں کا مسلمانوں کی املاک دکانوں اور مکانوں کو گرانے اور پُر تشدد واقعات پر انسانی حقوق کی تنظیموں کی خاموشی لمحہ فکریہ ہے۔ مظاہرین نے حکومت پاکستان کو بھارت سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ تمام اسلامی ممالک بھارت کا سفارتی و اقتصادی بائیکاٹ کریں۔ انڈیا میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر انسانی حقوق کے نام نہاد ادارے اور تنظیمیں خاموش تماشائی کا کردار ادا کر رہے ہیں دنیا بھارتی دہشت گردی کا نوٹس لے۔ شرکاء نے مطالبہ کیا کہ آذربائیجان میں پاکستان کا سفیر جنونی قسم کا قادیانی ہے اس کو فی الفور ہٹا کر کسی مسلمان سفیر کا تقرر کیا جائے۔ ریلی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، ناظم اعلیٰ لاہور مولانا علیم الدین شاکر، مولانا عبدالنعیم، مجلس گلشن راوی کے رہنما محمد ابراہیم سلیم، امیر گلشن راوی مولانا عزیز الرحمٰن، صدر انجمن تاجران مون مارکیٹ ہیرابٹ، جے یو آئی کے مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا عبدالعزیز، مولانا خالد محمود، مفتی انیس احمد مظاہری، مولانا مسعود احمد، مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء، قاری عمر حیات، مولانا محمد آصف، قاری سعید الرحمٰن، مولانا مشہود احمد، قاری سعید الرحمٰن، مولانا عبدالرحمٰن، تاجر رہنما محمد الیاس، حافظ احمد الحسینی سمیت ہزاروں کی تعداد میں عاشقان مصطفیٰ نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، لنڈیواہ کرم پار

لکی مروت..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور صوبائی مبلغ مولانا عابد کمال کا ایک روزہ دورہ پر یہاں تشریف لائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کی ضلعی کابینہ نے کرم پار کے علاقہ میں جامع مسجد داؤد خیل لنڈیواہ میں ۱۵ر جون ۲۰۲۲ء بروز بدھ بوقت ۴ بجے کو ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عابد کمال نے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی کے ہمراہ پہلے ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم اور مولانا عبدالرحمٰن کے چھوٹے بھائی مولانا رفیع الدین کی فوتگی پر اظہار تعزیت، دعائے مغفرت اور فاتحہ خوانی کی۔ اس کے بعد سخت گرمی میں ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے لنڈیواہ گئے۔ کانفرنس ۴ بجے شروع ہوئی، تلاوت کلام پاک کے بعد جمعیت علماء اسلام تحصیل لکی کے جنرل سیکرٹری مولانا نجیب الرحمٰن، راقم الحروف، مولانا احسان اللہ، مولانا قاضی ثناء اللہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم حضرت مولانا مفتی ضیاء اللہ کے خطاب کے بعد صوبائی مبلغ حضرت مولانا عابد کمال نے عقیدۂ ختم نبوت کے موضوع پر مفصل خطاب کیا۔ نماز عصر کے بعد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرحیم کی صدارت میں دوسری نشست شروع ہوئی۔ جمعیت علماء اسلام کے صوبائی رہنما حضرت مولانا اشرف علی کے مختصر بیان کے بعد حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت نہ صرف علماء کرام کا بلکہ پوری اُمت مسلمہ کی مشترکہ ذمہ داری ہے، کسی کے ایماء پر پاکستان میں ختم نبوت قوانین کو ختم کرنے یا تبدیل کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دیں گے۔ قادیانی مختلف حربے استعمال کر کے قومی اداروں میں شمولیت اختیار کرنے کی کوشش کررہے ہیں تاہم سن لیں کہ جب تک علماء کرام زندہ ہیں ختم نبوت قوانین کو چھیڑنے یا قادیانیوں کو اہم عہدوں پر براجمان ہونے نہیں دیں گے۔ انہوں نے اس بات پر غم وغصہ کا اظہار کیا کہ انڈیا میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی گئی۔ اسلامی ممالک اور حکومت پاکستان انڈیا سے سفارتی تعلقات ختم کریں اور انڈیا سے اپنا سفیر بلا کر مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ کانفرنس میں مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا صبغت اللہ، جے یو آئی حلقہ لنڈیواہ کے جنرل سیکرٹری حاجی محمد عدیل، مولانا ذبیح اللہ اور حکیم محمد عمران سمیت کثیر تعداد میں کرم پار کے علماء کرام، طلباء اور کارکنان ختم نبوت نے سخت ترین گرمی میں شرکت کر کے مثال قائم کی نماز مغرب سے پہلے مولانا شجاع آبادی کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

(مولانا محمد ابراہیم ادہمی)

عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کورس، ایبٹ آباد

۱۹/ جون ۲۰۲۲ء بروز اتوار کو شہزادہ بخارا مسجد ایبٹ آباد میں ایک روزہ عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کورس ہوا۔ جس میں مدارس کے طلبا، علماء کرام، حفاظ کرام، قراءِ عظام نے شرکت کی۔ کورس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ تھے۔ تلاوت کی سعادت مولانا قاری عبدالوحید مدنی اور نعت کی سعادت حافظ مبشر حسین شاہ، مولانا نورالحق نے حلقہ فاروق اعظم کا مختصر تعارف پیش کیا۔ اس کے بعد عقیدہ تحفظ ختم نبوت پر مولانا سید مبشر حسین شاہ ناظم عمومی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد نے مختصر معروضات پیش کیں۔ مولانا مفتی عبدالوحد مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا، اس موقع پر حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ نے مفصل خطاب فرمایا۔ آخر میں سوالات وجوابات کا سیشن ہوا۔ مسلسل دو سوالات کے جوابات دینے والے کو حضرت نے انعامات سے نوازا، آخر میں مہمانوں کا اکرام کیا گیا۔ حلقہ سیدنا فاروق اعظم کے تمام علماء کرام مولانا مفتی محمد زبیر صلاح، سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالجلیل، مولانا سعیدالرحمٰن، مولانا عبدالصبور ہاشمی، مولانا حسین احمد، مولانا شیر محمد، ناظم اعلیٰ مولانا مفتی نورالحق، مقامی علماء کرام مولانا فضل ربی، مولانا عطاء اللہ، مولانا شمس الرحمٰن، مولانا اظہر حسین شاہ، مولانا نصیر احمد، مولانا نفیس الرحمٰن، مولانا فہیم سلطان، مولانا عبدالباقی، مولانا عبدالباسط، مولانا محمد عاطف، مولانا محمد علی، مولانا اجمل، مولانا مفتی منیر، مولانا عباداللہ، مولانا عبدالمتین، مولانا عبدالمالک، مولانا نوید احمد، مولانا فضل وہاب، مولانا وحیدالرحمٰن، مولانا محمد فاروق، مولانا سرفراز، مولانا عبدالودود ہاشمی، مولانا رحمٰن اللہ اکازئی و دیگر اس کورس میں شریک ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد و حلقہ سیّدنا فاروق اعظم کی جانب سے تمام علماء کرام، حفاظ کرام اور قراءِ عظام کا اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا شکریہ ادا کیا گیا۔ جنہوں نے اس کورس میں شرکت کر کے عزت بخشی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے قبول فرمائے۔ آمین۔

(حافظ محمد یاسر)

بی جے پی حامی یوٹیوبرز مسلم مخالف مواد پھیلا رہے ہیں: امریکی تنظیم

واشنگٹن (امت نیوز) انسانی حقوق کی امریکی تنظیم نے انکشاف کیا ہے کہ بھارت کی حکمران ہندو قوم پرست جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کی حمایت کرنے والے یوٹیوبرز مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مواد پھیلا رہے ہیں۔ امریکی انسانی حقوق کی تنظیم "Stern Center for Business and Human Rights" کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارتی یوٹیوبرز نفرت انگیز ویڈیوز میں مسلمان خواتین کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں۔ ویڈیوز میں یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ مسلمانوں نے کورونا وائرس کو بھارت میں جہاد کے طور پر پھیلایا ہے۔ خیال رہے کہ حال ہی میں بی جے پی رہنماؤں کے گستاخانہ بیانات پر احتجاج کرنے والے مسلمانوں کے گھروں کو سرکاری احکامات پر گرا دیا گیا تھا۔ (روزنامہ امت کراچی، ۱۷/ جون ۲۰۲۲ء)

اقوام عالم بھارت میں ہندو انتہا پسندوں کے مسلم کش اقدامات کا فوری نوٹس لے: علماء کرام

لاہور.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شادی پورہ کے زیر اہتمام انڈیا میں ہونے والی گستاخی کے خلاف داروغہ والہ چوک پر تحفظ ناموس رسالت مظاہرہ کیا گیا۔ مظاہرین نے مختلف قسم کے بینرز اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر مختلف نعرے ''ناموس رسالت پر جان بھی قربان ہے، توہین رسالت سب سے بڑی دہشت گردی، انڈیا کے ساتھ ہر قسم کے تعلقات منقطع کئے جائیں'' لکھے تھے، مظاہرین نے انڈیا کی گستاخی کے خلاف شدید نعرہ بازی کی۔ مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ حکومت پاکستان بھارت سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرے، او آئی سی کی وزارت خارجہ کا فوری اجلاس بلا کر بھارتی انتہا پسندی اور گستاخی کے خلاف مشترکہ لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ مودی کے اسلام دشمن اقدامات اور انتہا پسندی نے بھارت کو میدان جنگ میں تبدیل کر دیا ہے مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی کسی صورت برداشت نہیں کی جا سکتی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، سرپرست قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا خالد محمود، قاری ظہور الحق، حافظ فضل الرحمٰن، مولانا عبدالنعیم، مولانا محمد طلحہ فضل، مولانا سعید وقار، مولانا اخلاق احمد، مولانا سلیم اللہ خان، مولانا محمد زبیر جمیل، مولانا محمد ارشاد فاروقی نے احتجاجی مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کے مسلمان ملعونہ نوپور شرما کے خلاف سراپا احتجاج ہیں اور مودی حکومت کے اسلام دشمن اقدامات، شعائر اسلام، پیغمبر اسلام کے خلاف توہین آمیز بیان اور بھارتی حکومت کی انتہاء پسندی کی مذمت کر رہے ہیں۔ عرب ممالک بھارتی ہندو شہریوں کو ملک بدر کریں، بھارتی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، انہوں نے کہا کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتا ہے لیکن حضور سرور کائنات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی اور توہین آمیز بیانات کسی صورت برداشت نہیں کئے جا سکتے، اقوام عالم بھارت میں ہندو انتہا پسندوں کے مسلم کش اقدامات کا فوری نوٹس لے، انسانی حقوق کے عالمی ادارے کی بھارت میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم اور پیغمبر اسلام کے خلاف گستاخانہ زبان استعمال کرنے اور ظلم و بربریت کے خلاف خاموشی ہندو دہشت گردی کی پشت پناہی کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ اب وقت آ گیا ہے دنیا بھر کے مسلمان، بھارت کے انتہا پسندانہ اقدامات اور توہین آمیز بیان کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں اور بھارت و کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی دادرسی کے لئے عملی اقدامات کریں۔

(مولانا عبدالنعیم، لاہور)

توہین رسالت پر حیدرآباد میں احتجاجی مظاہرہ

حیدرآباد.... کچھ دن قبل انڈیا کے اندر ایک ملعونہ وملعون نے نبی مہربان رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کیا، جس سے تمام مسلمانوں کے دلی جذبات مجروح ہوئے۔ سینہ غم و الم سے چھلنی ہو گیا۔ جس پر تمام مسلمان اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت کا ثبوت دیتے ہوئے سراپا احتجاج ہیں ملک عزیز پاکستان میں شاید کوئی شہر ہو، جس میں احتجاج نہ ہوا ہو۔ ۱۰/ جون ۲۰۲۲ء بروز جمعۃ المبارک ضلع حیدرآباد کی تقریباً تمام مساجد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وحرمت رسول کے تحفظ پر خطبے دیئے گئے۔ بعد نماز جمعۃ المبارک پریس کلب کے سامنے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد و جمعیت علماء اسلام ضلع حیدرآباد کے زیر اہتمام احتجاجی مظاہرہ ہوا، جس میں مولانا تاج محمد ناہیوں، حافظ خالد حسن دھامرا، مولانا محمد ابرار شریف مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد و دیگر علماء کرام نے اپنے اپنے انداز میں مذمتی گفتگو کر کے احتجاج ریکارڈ کرایا اور احتجاج کے آخر میں متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کی گئی کہ حکومت پاکستان بھارتی سفیر کو فارغ کرے۔ سرکاری طور پر انڈین مصنوعات کا بائیکاٹ کرایا جائے۔ آذربائیجان میں پاکستانی سفیر جو کہ قادیانی ہے، اس کو نکالا جائے اور مودی حکومت گستاخی کرنے والوں کو اپنے قانون کے مطابق سخت سزا دے تاکہ آئندہ کوئی اس جرم کے ارتکاب کا ذہن میں تصور بھی نہ لائے۔

(مولانا محمد ابرار شریف)

سلام زندہ باد
فرما گئے یہ ہادی
لا نبی بعدی
تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد
مدارس، اسکول، کالج اور یونیورسٹیز کے طلباء کرام اور عوام الناس کے لئے
خوشخبری
نامور علماء ومناظرین و
ماہرین فن لیکچر دیں گے
انشاء اللہ
4 روزہ
ختم نبوت تربیتی کورس
تحفظ
بتاریخ
13 تا 16
ذوالحجہ
1443ھ
بوقت
صبح 8 بجے تا دوپہر 1 بجے
بمقام
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نمائش چورنگی، ایم اے جناح روڈ کراچی
زیرنگرانی
حضرت مولانا یادگار اسلاف
محمد اعجاز مصطفی صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
زیرسرپرستی
حضرت پیر طریقت رہبر شریعت
حافظ مولانا محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب مدظلہ
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
زیرنگرانی
خطیب پاکستان حضرت مولانا حافظ ختم نبوت
قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ
مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا ❖ امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء کرام کو اسناد
دی جائیں گی ❖ پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات بھی دیئے جائیں گے ❖ امتحان میں
وہی طلباء شرکت کرسکتے ہیں جن کا باقاعدہ کورس میں داخلہ ہوا ہو۔
نوٹس لکھنے کے لئے کاغذ وقلم ہمراہ لائیں
آئیے مجاہدین ختم نبوت اور غلامان محمد ﷺ کی فہرست میں شمولیت اختیار کریں
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کراچی
برائے رابطہ:
0332-2454681
www.khatm-e-nubuwwat.com
پشاوری پرنٹرز 0331-3796371 0315-3796371 کراچی
Email:peshawari371@gmail.com

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظِ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا تعارف

❁ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت اکابر علمائے اُمت کی قیادت میں آنحضرت ﷺ کی عزت و ناموس اور عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دینے والی بین الاقوامی جماعت تردید قادیانیت کے محاذ پر تمام مذہبی و دینی جماعتوں کا مشترکہ پلیٹ فارم ہے۔ ❁ جماعت کی کوششوں اور قربانیوں کی بدولت الحمد للہ! قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، قادیانیت کا فتنہ روبہ زوال ہوا۔

❁ ملک بھر کے تقریباً تمام بڑے شہروں میں مجلس کے زیرِ اہتمام 30 مراکز و مساجد، 40 مبلغین جبکہ 12 سے زائد دینی مدارس و مکتب خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ❁ مجلس کے شعبہ تصنیف و تالیف سے ردِ قادیانیت کے موضوع پر اکابرینِ اُمت کی بیسیوں ضخیم اور معرکۃ الآراء کتب طبع ہو چکی ہیں۔

❁ عربی، اُردو، انگریزی اور دیگر زبانوں میں مُفت لٹریچر کی تقسیم۔ ❁ ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہنامہ ''لولاک'' ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا محاسبہ۔ ❁ اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت کا تعاقب۔ ❁ مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں دارالمبلغین اور سالانہ ردِ قادیانیت کورس۔ ❁ پورے ملک میں ختمِ نبوت کانفرنسز، سیمنارز، کوئز پروگرام، تربیتی کورسز کے ذریعہ قادیانی دجل کا محاسبہ۔ ❁ مُفت ختمِ نبوت خط و کتابت کورس۔ ❁ انٹرنیٹ، سی ڈیز اور سوشل میڈیا کے ذریعہ ابلاغ ختم نبوت اور تردید مرزائیت۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندانِ ختمِ نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون +92-61-4583486, +92-61-4783486
رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)، ایم اے جناح روڈ کراچی
فون +92-21-32780337 فیکس +92-21-32780340

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c # 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK068ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Account # 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN # PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

اپیل کنندگان:

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ — امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا سید سلیمان یوسف بنوری دامت برکاتہم — نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری صاحب — مرکزی ناظم اعلیٰ